ضوابط

(۱) یہ پرچہ ہر مہینہ میں دو دفعہ شائع ہوتا ہے۔

(۲) عام قیمت سالانہ عہ ششماہی عہ / ۱ عظین اور طلباء سے ایک روپیہ پیشگی

(۳) امرائے عظام سے امتیازی قیمت پانچ روپے سالانہ جو کچھ عطا کریں وعطیہ تصور ہوگا۔ اور ایسے حضرات کے اسماء گرامی سرپرستان اخبار ہذا کی فہرست میں درج ہونگے

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور اس کی برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا ٭ ٭ ٭

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا (۳) الزامات کے گرد و غبار کو اسلام کے سورچہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا (۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی سکھ قوم میں بادنک رحیم جی کی تعلیم کا پرچار کرنا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یھدی اللہ لنورہ من یشاء

اخبار نور

ناشر قدرت دیکھنے والی سب بخوبی

خبردار ہو کہ خدا کی مدد آنیوالی ہے

۱۵ فروری ۱۹۱۲ء عہ

طالبان حق کی رہنمائی کے لئے جاری ہوا

KHILAFAT LIBRARY

نمبر ۱۰ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف (نومسلم) سابق سورن سنگھ کمار وڈوان ٭ ٭ | جلد ۳

زنبیل

بن غازی میں عثمانی فوج کے پاس بہادر سنوسیوں کی ایک جماعت مع ذخائر کمک کے طور پر پہنچگئی ہے۔ جس سے اطالوی جتنے ناراض ہوئے ہیں ترک وعرب اسیقدر خوش ہیں۔

اطالوی جہاز اطالوی مجروحین کو لئے ہوئے جسوقت ساحل تابولی کے قریب پہنچے تو شہر کے امرا میں سے ایک نواب نے اُٹھ کر سخت لہجے میں جس کے ذریعہ سے پبلک کو برانگیختہ کرنا منظور تھا اطالوی گورنمنٹ اور جنگ کے حامیوں سے سوال کرنا چاہا مگر پولیس نے اُسے تقریر کرنے سے روکدیا اور اشارہ کیا کہ پلیٹ فارم سے نیچے اُترجائے

بنی مارسینیر کے نامہ نگار نے یہ لکھنے کے بعد کہ میں بندرگاہ طرابلس کے پاس عثمانی فوج میں پہنچا تو ترکوں نے میری بڑی خاطر مدارات کی اس کے بعد لکھا ہے کہ عرب والینٹروں میں جو اندرون ملک سے آکر شریک جنگ ہوئے ہیں جنگی قابلیت کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ اور ترکوں کے پاس اسلحہ اور ماسر قسم کی بندوقیں جو اُنھوں نے اطالویوں سے غنیمت میں حاصل کئے ہیں بہت ہیں اور میں نے بچشم خود بہت سے اونٹوں کو مال غنیمت اُٹھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

اور آخر لڑائی میں اسماعیل آفندی نے اطالویوں کو ۵۰۰ سے زیادہ کا نقصان پہنچا کر بھاگ جانے پر مجبور کیا تھا۔

یورپین اخبارات کا بیان ہے کہ ایران پر روس کے حملہ کے سبب سے آستانہ میں بڑا جوش پھیلا ہوا ہے۔ اور باوجود اختلاف مذہب وملت تمام اخبارات کسی سودمند کارروائی کے وجوب وضرورت پر متفق ہیں۔

طرابلس سے تار آیا ہے کہ عرب اطالویوں کے دو فرقوں پر بڑے زور سے حملہ آور ہوئے۔ نیز تار آیا ہے کہ خمس کی آخری لڑائیوں میں اطالویوں کے ۲۱ آدمی زخمی ہوئے۔

جاپان میں۔ بیرن ہیکی اور مسٹر و مسز ہٹانو مشرف باسلام ہوئے یہ اشخاص جلیل القدر اور تعلیم یافتہ جاپانی ہیں۔ نام علی الترتیب علی ۔ حسن ۔ فاطمہ رکھے گئے ؛ مسٹر برکت اللہ صاحب بھوپالی کی سعی جمیلہ کا نتیجہ ہے جو مقیم جاپان ہیں ٭ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے ٭

سینٹ پیٹرسبرگ روسی علاقہ سے انگریزی اخباروں کے پاس ایک تار آیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان جزروں کے پھیلنے سے کہ ترکی فوج روسی ہراولوں پر حملہ آور ہوگئی ہے روس میں بہت بے چینی اور جوش پھیل رہا ہے اور روسی اخبار نوفریمیا کا بیان ہے کہ ترکوں نے روسی فوج کے ایکسو پچاس سے زیادہ سپاہی قتل کرڈالے ہیں ٭

یوسف ستوان کب ایک مبعوث بنغازی کا خط آیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ طروق سے بھی فتح وظفر کی خبریں پہنچگئی ہیں جسکا خلاصہ یہ ہے کہ قبیلہ عبیدات کے شیخ اپنے ایکہزار آدمی لیکر صبح کیوقت اطالوی فوج پر حملہ آور ہوگئے جسمیں اُنھوں نے اطالویوں کے ۲۰ آدمی قتل کئے اور ایکسو پچاس زخمی ان میں بعض افسر بھی ہیں اور بہت اسلحہ اور ایک مشین گن بھی ان کے ہاتھ آئی ہے اور ۵ صرف شہید ہوئے ہیں اور ۱۰ زخمی

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر شیخ محمد یوسف کے لئے قادیان سے شائع ہوا

نور بکڈپو کی نہایت ہی مفید کتابیں

KHILAFAT LIBRARY

سوانحعمری حضرت باوانانک رحمۃ اللہ علیہ

یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے جس نے ۱۴۰۰ء میں جبکہ نہ صرف پنجاب بلکہ تمام ہندوستان پر ظلمت کے گھٹاٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے ایسے دھندوکارہ میں ہندوؤں کے گھر پیدا ہوکر ہندوؤں کے تمام عقائد باطلہ کا کھنڈن کرکے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا۔ اس سوانح عمری کے تمام حوالے سکھ صاحبان کے گرنتھ اور اُن کی معتبر پستکوں سے لئے گئے ہیں۔ یہ سوانحعمری قطعی محققانہ اور مورخانہ پیرایہ میں لکھی گئی ہے۔ ۱۷۰ صفحہ کی کتاب ہے۔ چھپائی اعلیٰ کاغذ نہایت نفیس قیمت ۸ر اس وقت صرف پچاس جلدیں ہمارے پاس رہگئی ہیں۔ بہت جلد خریدیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔

سومنگلا

ایک مذہبی دلچسپ پرلطف ناول جس میں روح و مادہ کی ازلیت اور ابدیت کا کھنڈن روح تناسخ تناسخ کی لغویت۔ تناسخ کی خوفناک سے خوفناک برائیاں۔ تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتائج کو ایسے کمال اور دلسوز پیرائے میں دکھلایا گیا ہے جسکو پڑھ کر سنگدل انسان کی آنکھوں میں بھی آنسو ڈبڈبا آتے ہیں۔ طرز تحریر ایسا دلربا کہ ایک پرائمری کا طالب علم بھی لے کر بیٹھے تو بغیر ختم کئے چین نہ آئے۔ قیمت صرف ۰۲ر بہت تھوڑی جلدیں باقی رہگئی ہیں۔ باقی سب ہاتھوں ہاتھ اڑ گئیں۔ بہت جلد خریدیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

آریہ دھرم کا فوٹو

جس میں آریہ سماج کی کل کی کل مستند کتابوں کے حوالوں سے آریہ دھرم کا ہو بہو فوٹو کھینچ کر دکھلایا گیا ہے۔ اس آریہ مذہب کی عکسی تصویر کی صفائی کو دیکھ کر آریہ سماج کے کل کے کل اخبار نویس اور مذہبی پرچارک بھی لوٹ پوٹ ہو گئے۔ قیمت ۱ر پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا۔ صرف ۵۰ جلدیں باقی رہگئی ہیں۔

آریہ دھرم کا پول

جو درحقیقت اسم با مسمیٰ کتاب ہے۔ اور جس کی خوبی صرف پڑھنے پر ہی منحصر ہے قیمت صرف ۱

معیار صداقت

(دھرم کی کسوٹی)

جس میں آریہ سماج کے مشہور پرچارک سوامی درشنانند کے چودہ سوالات کے جواب دے گئے ہیں جوابات ایسے محققانہ رنگ میں ہیں۔ کہ خود سوامی درشنانند بھی پڑھ کر دم بخود ہو گئے۔ قیمت ۱ر

جھوک مہدی والی

مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی پنجابی نظم میں نہایت عجیب کتاب ہے۔ پنجابی بولنے والے لوگوں میں تبلیغ سلسلہ احمدیہ کے لئے نہایت ہی مفید ہے قیمت صرف ۹ پائی۔

گوشتخوری

یہ ایک مدلل رسالہ ہے جو منشی برکت علی صاحب شملوی نے چھپوایا ہے گوشت کھانے کو عقلی و نقلی طور سے آریوں کے مقابلہ میں جائز ثابت کیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ قیمت صرف ۰۲ر

ثبوت واجب الوجود

ہستی باریتعالیٰ پر ایک دھریہ کے سخت اعتراضوں کا بدلائل عقلی نہایت لطیف فلسفیانہ و منطقیانہ عام فہم سلیس اردو میں بحوالہ قانون قدرت نرالی طرز کا دلچسپ جواب جو مقبول عام ہوا ہے قیمت صرف ۲ر

تدبیر

اس وہم کو ملک سے دور کرنیکے لئے کہ تدبیر کوشش و ہمت سے کچھ نہیں ہوسکتا ہے بحث تدبیر و تقدیر و توکل کو بطور ناول سوال و جواب کے سلیس اردو میں لکھا ہے۔ اور جملہ اعتراضات جو اس اوق مسئلہ میں پیدا ہوتے ہیں بطریق فلسفیانہ حل کرکے فوائد تدبیر و نقصانات چھوڑنے تدبیر کو مدلل اور دلچسپ پیرایہ میں دکھایا ہے۔ اور بحث نہایت عجیب قابل دید ہے۔ اصلی قیمت ۶ر

بھارت برکش

نخل اسلام و دھرمپال کا (جس نے اسلام و بانی اسلام پر محض جھوٹے و ناپاک الزام لگاکر اہل اسلام کی سخت توہین و دل آزاری کی ہے) محققانہ و مورخانہ و مدلل شکن جواب جسکا ہر ایک مسلمان کے پاس ہونا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اس میں آریوں کے جملہ اعتراضوں کی کلیتاً تردید کی گئی ہے۔ اور کیجا سکتی ہے۔ اور ویدوں میں جو عام طور پر تعلیم مخلوق پرستی کی موجود ہے اسکو صراحتاً ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

وید۔ انجیل۔ قرآن کا خدا

مضمون نام سے ظاہر ہے۔ گویا وید انجیل اور قرآن کا مقابلہ ہے قیمت صرف ۲ر

بھجن مقبول

آریہ صاحبان جو گلی گلی اور کوچے کوچے بھجن گایا کرتے ہیں ان کا جواب بھجن میں ہے قیمت صرف ۱ر

شدھی کی اشدھی

جس میں آریہ سماج کی عظیم الشان مسئلہ شدھی کے ڈھول کے پول کو ظاہر کرکے چوپٹ بھانڈا پھوڑا گیا ہے۔ قیمت صرف ۲ر

مکالمہ مسلمان و آریہ

ویدک الہام۔ تناسخ۔ قدامت روح۔ قدم مادہ گوشتخوری وغیرہ پر کماحقہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت صرف ۲ر

دین الحق

جس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ احمدیوں اور عام مسلمانوں کے اصولوں میں کچھ بھن بھید نہیں۔ قیمت ۸ر

گائے کی عظمت پر تحقیقی نظر

مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت صرف ۰ر

صاعقہ ذوالجلال بر نخل دھرمپال آریوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

(گذشتہ سے پیوستہ)

تمہاری تجارتیں تمہارے لئے موجب برکت دین ہوں اور وہ دنیا کسی کام کی نہیں جو دین کو بگاڑ دے۔ کیا دنیا میں پہلے سے ایسے تاجر موجود نہیں جنکو دین سے واسطہ نہیں تم کوشش کرو اور خدا تعالیٰ سے توفیق چاہو کہ تمہاری تجارتیں بھی تمہاری لئے دین ہو جائیں۔

پھر بعض نوجوان ہیں وہ جھٹ تصنیف کر دیتے ہیں حالانکہ ان میں وہ فہم و فراست نہیں ہوتی۔ جو ایک کتاب کے لکھنے والے میں ہونی چاہئے۔ محض خیالات سے کچھ نہیں بنتا۔ جب تک سچے علوم سے واقفیت نہو۔ اور پھر ایسی تصنیفیں ایک تفرقہ کا موجب ہو جاتی ہیں۔ تم کو اگر مشکلات پڑتی ہیں تو خدا تعالیٰ سے توفیق مانگو اور دعاؤں سے کام لو۔ ایک نے کہا کہ ہم سے امر بالمعروف میں بیعت لی ہے۔ میں کہتا ہوں یہ بیعت میری ایجاد تو نہیں ہے۔ قرآنمجید بھی تو

تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر

فرماتا ہے۔ امر بالمعروف اسی قرآن مجید کے ارشاد کے نیچے ہے۔ پس میں ان نوجوانوں کو اب بھی کہونگا کہ

لڑانے کا فکر نہ کرو ہماری بددعا نہ لو دعائیں لو

کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکالو جس سے جھگڑا پیدا اور تفرقہ بڑھے۔ یاد رکھو میں پھر کہتا ہوں باہم جھگڑا کرو گے تو قرآنمجید کے اس فتوے کے نیچے آجاؤ گے

فتفشلوا وتذھب ریحکم۔ تم پھسل جاؤ گے اور تمہاری ہوا نکل جائیگی۔ اس لئے توبہ کرو اس میں تمہارا بھلا ہے۔

نکمے جھگڑے

بعض لوگ نکمے جھگڑے کرتے ہیں۔ ایک نے آکر سنایا کہ سیالکوٹ کی جماعت نے کہا کہ نور دین نے اتنے مسئلے اڑا دئے ان میں سے ایک یہ بھی کہ نور دین جہراً بسم اللہ نماز میں نہیں پڑھتا۔ ایسا ہی کل میرا ایک دوست آیا کہ جہراً بسم اللہ پڑھی تو پشاور کے قاضی نے کہا کہ احمدیوں کی نمازیں تو ٹھیک ہوتی ہیں۔ مگر جہراً بسم اللہ درست نہیں۔ یہ نکمے جھگڑے ہیں۔ سیالکوٹ کا اگر کوئی بیٹھا ہے تو وہ اب توبہ کرے اور استغفار کرے یہ مسئلے جھگڑے کے نہیں ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بسم اللہ جہراً اور خفاً پڑھتے تھے۔ میری اپنی تحقیق میں جہراً پڑھنے والے تھوڑے ہیں۔ خفاً پڑھنے والے بہت ہیں۔ میں عبدالکریم مرحوم سے خدا کے لئے محبت رکھتا تھا اور اس کے پیچھے نہایت ذوق سے نماز پڑھتا تھا۔ اور میں اس کے جہر پر بھی فدا تھا اور میں نے حضرت صاحب کے پیچھے بھی نماز پڑھی ہے تم میں سے بھی بعض نے پڑھی ہوگی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت صاحب جہراً بسم اللہ پڑھا کرتے تھے؟ پھر میں نے حضرت صاحب کے سامنے بھی نمازیں پڑھائیں ہیں اور بہت پڑھائی ہیں۔ تم میں سے بہتوں نے پڑھی ہیں۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ میں اس وقت بھی اسیطرح نماز نہ پڑھاتا تھا؟ اب ان کے بعد بسم اللہ کے جہراً پڑھنے یا نہ پڑھنے پر بحث کرتے ہو۔ اور پھر اس بحث میں بڑھ بڑھ کر لمبے لمبے لفظ بول دیتے ہو۔ دیکھو

میں خلیفۃ المسیح ہوں اور خدا نے مجھے بنایا ہے

میری کوئی خواہش اور آرزو نہ تھی اور کبھی نہ تھی اب جب خدا تعالیٰ نے مجھے یہ روا پہنا دی ہے میں ان جھگڑوں کو ناپسند کرتا ہوں اور سخت ناپسند کرتا ہوں۔ میں نہیں چاہتا ہوں کہ تم میں ایسی باتیں پیدا ہوں جو تنازعہ کا موجب ہوں۔ اس لئے میں اس خیال سے کہ ؎

سر چشمہ شاید گرفتن بہ بیل
چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل

اس قسم کے جھگڑوں کو روکنا چاہتا ہوں تم کو کیا معلوم ہے کہ قوم میں تفرقہ کے خیال سے بھی میرے دل پر کیا گذرتی ہے؟ تم اس درد سے واقف نہیں تم اس تکلیف کا احساس نہیں رکھتے جو مجھے ہوتی ہے میں یہ جانتا ہوں اور خدا ہی کے فضل سے یہ ہوگا کہ میں

تمہارے اندر کسی قسم کے تنازعہ اور تفرقہ کی بات نہ سنوں۔ بلکہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا عملی نمونہ ہو۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

دیکھو ایسے چھوٹے مسئلوں پر یقین کے ساتھ پہنچنا تم میں سے بہتوں کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ صحابہ کے آثار پڑھو کم از کم موطا امام محمدؒ اور آثار امام محمدؒ ہی کو پڑھ لو صحابہ ایسے مسائل جزویہ میں اپنے ذوق کے موافق ترجیح دے لیتے تھے۔ مگر یہ مسائل ان میں اختلاف کا باعث نہ ہوتے تھے۔ میں پھر تمہیں کہتا ہوں جو سنتا ہے وہ سن لے اور دوسروں کو پہنچا دے کہ

جھگڑا مت کرو ہم مر جائینگے پھر تمہیں بہت سے موقعہ جھگڑے کے ہیں!!!

تم سمجھتے ہو میں حضرت ابوبکرؓ کی طرح آسانی سے خلیفہ بن گیا ہوں؟ تم اس حقیقت کو سمجھ نہیں سکتے اور نہ اس دکھ کا اندازہ کر سکتے ہو۔ اور نہ اس بوجھ کو سمجھ سکتے ہو جو مجھ پر رکھا گیا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ میں اس بوجھ کو برداشت کر سکا۔ تم میں سے کوئی نہیں جو اس بوجھ کو برداشت تو ایک طرف محسوس بھی کر سکے۔ کیا وہ شخص جس کے ساتھ لاکھوں انسانوں کا تعلق ہو آرام کی نیند سو سکتا ہے؟ اتنے بڑے کنبہ کے آدمی کی جو حالت ہو سکتی ہے اس کا قیاس تو کرو پھر میری حالت کو دیکھو اور سمجھ لو کہ مجھے تمہاری بھلائی کے لئے کیا کرنا پڑتا ہے۔

حضرت صاحب توبہ کی بیعت لیتے تھے میں نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ بیعت ارشاد کیوں نہیں لیتے فرمایا

میں شکر کرتا ہوں کہ توبہ ہی کر لیتے ہیں

پس تم میری اس نصیحت کو یاد رکھو۔ میں تمہارے بھلے کے لئے کہتا ہوں کہ کوئی ایسی بات نہ کرو۔ جس سے ذرا بھی تفرقہ کا

KHILAFAT LIBRARY

احتمال ہو۔ میری توجہ اور عقد ہمت کو اسی میں لگا رہنے دو۔ دوسری طرف متوجہ ہونے دو۔ اس میں تمہارا بھلا ہوگا۔

KHILAFAT LIBRARY

عبداللہ تیماپوری کا ابتلا

عبداللہ تیماپوری کا ایک ابتلا ہے مجھے دکھایا گیا کہ وہ مجنوں ہے۔ میں نے اسکو یہ کہدیا۔ اس نے کہا کہ پھر توجہ کرو۔ تب میں نے اسکو کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے حضور بے ادبی ہے۔ مجھے اب توجہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسپر اس نے کہا کہ "ہاں اگر میں روزہ رکھوں تو جنون ہو جاتا ہے"۔ پھر اس نے میرے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا میں نے اس سے بیعت ارشاد لے لی اور اس نے بیعت ارشاد کر لی۔

اس کے بعد اس نے ایک کتاب لکھی اور میرے پاس لایا اور کہا کہ یہ مجھکو براہ راست ملا ہے۔ میں نے کہا تم نے میرے ہاتھ پر بیعت کی اور کیا وہ بیعت ارشاد نہیں ہے؟ آخر اس نے اقرار کیا۔ تب میں نے کہا کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حجت پوری ہوگئی اب وہ لکھتا ہے کہ میں تمہیں خلافت سے معزول کرتا ہوں۔ پھر یہانتک ہی بس نہیں بلکہ کہتا ہے کہ حضرت صاحب نے بھی مجھے شناخت نہیں کیا۔ اور اسی وجہ سے ان کی عمر میں ۱۵ سال کی کمی ہوگئی پھر یہ دعویٰ کیا ہے کہ حضرت صاحب کی تعلیم کمزور تھی۔ پھر اپنے دعوے کے ثبوت میں کہا کہ مجھ میں چالیس آدمی کی قوت ہے۔ اور جو کوئی میری بیعت کرے اس میں پندرہ آدمی کی قوت آجاتی ہے۔ حافظ روشن علی نے ہاتھ پکڑا تو چلا اٹھا اور کہا کہ میری غلطی تھی اس قوت سے مراد روحانی قوت تھی۔ یہ ایک ابتلا ہے مجھے خدا تعالیٰ نے اسکو مجنوں دکھایا ہے۔ ان دعاوی کے ساتھ وہ اپنے آپ کو پیش کرتا ہے۔ بعض لوگ معذور ہیں جیسے شیخ نور احمد[1] وہ رات کو کچھ کہتا ہے تو صبح

[1] شیخ نور احمد مالک ریاض ہند پریس امرتسر اور مولوی غلام رسول امرتسری نے تحریری طور پر حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور توبہ کر لی ہے (ایڈیٹر)

خلیفۃ المسیح کا اعلان خلافت

نور احمد کہدیتے ہیں کہ اسکو چھاپدو۔ میں دوستوں کو چوکس کرتا ہوں کہ ایسے لوگوں سے پرہیز کرو۔ اس قسم کے لوگوں کی ایک جماعت ہے جو ایسے دعوے کرتے پھرتے ہیں۔ ایک نے مجھے لکھا کہ اگر تم استبانہ ہو تو مجھے اپنے جلسہ میں تقریر کرنے کی اجازت دو۔ جب تک چاہوں بولتا رہوں اور یہ بھی لکھا کہ تمہارا سر اس لئے کچلا گیا کہ اور کتابیں پڑھتے ہو۔ قرآن کو چھوڑ دیا ہے۔ میں نے اسکو لکھا کہ جب قرآن مجید کے سوا کچھ نہیں۔ اور ہر شخص کو اس کا فہم دیا جاتا ہے تو تم کیا سمجھانے آئے ہو پھر مجھے لکھا کہ اجازت دو۔ ورنہ حجت پوری ہوگی۔

میں اس مسجد میں قرآن مجید ہاتھ میں لیکر اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے پیر بننے کی ہرگز خواہش نہیں۔ اور نہ تھی اور قطعاً خواہش نہ تھی۔ خدا تعالیٰ کے منشاء کو کون جان سکتا ہے اس نے جو چاہا کیا۔ تم سب کو پکڑ کر میرے ہاتھ پر جمع کر دیا اور اس نے آپ۔ نہ تم نے مجھے خلافت کا کرتہ پہنایا۔ میں اس کی سنت اور ادب کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ باوجود اس کے میں تمہارے مال اور تمہاری کسی بات کا بھی ذمہ دار نہیں ہوں۔ اور میرے دل میں اتنی بھی خواہش نہیں کہ کوئی مجھے سلام کرتا ہے یا نہیں تمہارا مال جو میرے پاس نذر کے رنگ میں آتا تھا۔ اس سے پہلے اپریل تک میں اسے مولوی محمد علی کو دیدیا کرتا تھا۔ مگر کسیکو غلطی میں ڈالا اور اس نے کہا کہ یہ ہمارا روپیہ ہے اور ہم اس کے محافظ ہیں۔ تب میں نے محض خدا کی رضا کے لئے اس روپیہ کو دینا بند کر دیا کہ میں دیکھوں کیا کر سکتے ہیں؟ ایسا کہنے والے نے غلطی کی نہیں بے ادبی کی۔ اسے چاہئے کہ وہ توبہ کرے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ وہ توبہ کرے اب بھی توبہ کریں۔

ایسے لوگ اگر توبہ نہ کرینگے تو ان کے لئے اچھا نہ ہوگا۔ ایک وقت مجھ سے کیسے جھگڑا کیا اسوقت کے بعد سے میں ایسے اموال اُن کو دیتا نہیں۔ جو مخصوص مجھی کو دئے جاتے ہیں۔ ہاں میں اُنھیں ایک مد میں رکھتا ہوں اور اسے ایسی جگہ خرچ کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہ ہو۔ میں اپنی ذات اور اپنے متعلقین کے لئے تمہارے کسی روپیہ کا محتاج نہیں ہوں۔ اور کبھی بھی خدا تعالیٰ نے مجھے کسیکا محتاج نہیں کیا۔ وہ اپنے غیب کے خزانوں سے مجھے دیتا ہے اور بہت دیتا ہے۔ اور میں اب تک وہ کسب کرتا ہوں جو خدا تعالیٰ نے مجھے دیا ہے۔ یاد رکھو میں پھر کہتا ہوں کہ میں تمہارے اموال کا محتاج نہیں ہوں۔ اور نہ تم سے مانگتا ہوں۔ تم میرے پاس اگر کچھ بھیجتے ہو تو اسے اپنے فہم کے موافق خدا کی رضا کے لئے خرچ کرتا ہوں۔ پھر وہ کونسی بات ہو سکتی تھی کہ میں پیر بننے کی خواہش کرتا۔ اب خدا تعالیٰ نے جو چاہا کیا۔ اس میں نہ تمہارا کچھ بس چلتا ہے اور نہ کسی اور کا اس لئے تم ادب سیکھو کیونکہ یہی تمہارے لئے بابرکت راہ ہے۔ تم اب اس حبل اللہ کو مضبوط پکڑ لو۔ یہ بھی خدا ہی کی رسی ہے جس نے تمہارے متفرق اجزا کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔ تم خوب یاد رکھو کہ

معزول کرنا اب تمہارے اختیار میں نہیں

تم مجھ میں عیب دیکھو آگاہ کر دو۔ مگر ادب کو ہاتھ سے نہ دو۔ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا اپنا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چار خلیفے بنائے ہیں۔ آدم کو داؤد کو اور ایک وہ خلیفہ ہوتا ہے جو یستخلفنھم فی الارض میں موعود ہے۔ اور تم سب کو بھی خلیفہ بنایا۔ پس مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے مصالح سے بنایا۔ ہاں تمہاری بھلائی کیلئے بنایا ہے۔ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔ اس لئے تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی قدرت اور قوت نہیں رکھتا۔

صبر جمیل اور نصر جمیل سے کرے خدا دادا فغانستان کا نائب السلطنت مرزا محمود خلیفۃ المسیح

صبر جمیل اور نصر جمیل سے کرے خدا دادا فغانستان کا نائب السلطنت مرزا محمود خلیفۃ المسیح

KHILAFAT LIBRARY

اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا تو وہ مجھے موت دیگا۔ (اللھم ایدالاسلام والمسلمین ببقائہ وطول حیاتہ ایڈیٹر) اس معاملہ کو خدا کے حوالہ کرو۔ تم معزولی کی طاقت نہیں رکھتے میں تم میں سے کسی کا بھی شکر گذار نہیں ہوں جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا۔ مجھے یہ لفظ بھی دکھ دیتا ہے۔ جو کسی نے کہا کہ پارلیمنٹو کا زمانہ ہے۔ دستوری حکومت ہے۔ ایران اور پرتگال میں بھی دستوری ہوگئی ہے۔ ٹرکی میں پارلیمنٹ مل گیا۔ میں کہتا ہوں وہ بھی توبہ کرے۔ جو اس سلسلہ کو پارلیمنٹ اور دستوری سمجھتا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ ایران کو پارلیمنٹ نے کیا سکھ دیا۔ اور دوسروں کو کیا فائدہ پہنچایا ہے۔ ترکوں کو پارلیمنٹ کے بعد کیا نیند آتی ہے؟ ایرانیوں نے کیا فائدہ اُٹھایا۔ محمد علی شاہ کے سامنے کتنوں کو غارت کرایا۔ اور اب پچھلوں کو اُلٹی میٹم آتے ہیں۔ ادھر انجمن ترقی اتحاد جو دُکھ اُٹھا رہی ہے اس کا اندازہ ان خبروں سے کرلو جو طرابلس سے آرہی ہیں۔ تم دستوری کو کیا سمجھتے ہو۔ خدا ہی کے فضل اور اسی کے رسن کو مضبوط پکڑے رہنے سے کچھ بنتا ہے اس لئے میں پھر کہتا ہوں واعتصموا بحبل اللہ جمیعا

میں تمھیں پھر یاد دلاتا ہوں کہ قرآن مجید میں صاف طور پر لکھا ہے کہ اللہ ہی خلیفے بنایا کرتا ہے۔ یاد رکھو کہ آدم کو خلیفہ بنایا تو کہا انی جاعل فی الارض خلیفہ۔ فرشتوں نے اس پر اعتراض کرکے کیا خمیازہ اُٹھایا۔ تم قرآن میں پڑھو۔ جب فرشتوں کی یہ حالت ہے اور انھیں بھی سبحانک لا علم لنا کہنا پڑا تو تم جو مجھ پر اعتراض کرتے ہو۔ اپنا منھ دیکھ لو۔ مجھے وہ لفظ خوب یاد ہیں کہ ایران میں پارلیمنٹ ہوگئی اور دستوری کا زمانہ ہے۔ انھوں نے اس قسم کے الفاظ بول کر جھوٹ بولا بے ادبی کی۔ خدا تعالیٰ کی غیرت نے انھیں دستوری کے نتیجے ایران میں ہی دکھا دئے۔ میں پھر کہتا ہوں وہ اب بھی توبہ کریں میں دوستوں کو کہتا ہوں ما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ میرا مولیٰ مجھے سب کچھ دیتا ہے۔ اگر وہ نہ چاہتا تو جب میں گھوڑے سے گرا تھا تو اس صدمہ سے مرجاتا۔ مگر اسی نے میری حفاظت کی۔ اور جہاں پچھلے سال مجھے بولنے کی طاقت نہ تھی آج خدا کے فضل سے میں اس سے بھی بلند آواز سے بول سکتا ہوں۔ (الحمد للہ علی ذالک ایڈیٹر) پس ایسے خیالات کو چھوڑ دو۔ پھر بعض اخباروں میں جو مضامین دیتے ہو اللہ تعالیٰ کے آگے ڈرو ورنہ تم پر الزام قائم ہوگا۔ خوب یاد رکھو اور سن رکھو میری امانت۔ دیانت کی حفاظت تم سے نہیں ہوسکتی اور کوئی بھی نہیں کرسکتا۔ کل ایک بیوی نے مجھے سو روپیہ دیا اس کے بیٹے نے ایک مصیبت سے مخلصی پائی اس نے نذر مانی تھی۔ مجھے وہ روپیہ دیا۔ کیا کوئی جان سکتا تھا۔ میری بیوی میرے پاس بیٹھی تھی میں نے سمجھا کہ شاید اس کا دل للچایا ہو اس واسطے میں نے اس دینے والی سے پوچھا کہ کہاں خرچ کریں۔ وہ بولی کہ کسی اچھی جگہ خرچ کردو۔ ہم نے وہ جمع کرکے گھر بھی نہیں رکھے۔ میرے پاس تین قسم کی رقوم آتی ہیں کچھ کپڑے آتے ہیں یتامی اور مساکین کے لئے اور ایسا ہی روپیہ بھی آتا ہے کوئی روپیہ دیتا ہے کہ جہاں آپ چاہیں خرچ کردیں ایک کہتا ہے جہاں میرے مردے کو ثواب پہنچے وہاں خرچ کردو۔ اور کچھ خیرات بھی آتی ہے۔ بعض لوگ مخصوص کردیتے ہیں اور میں جانتا ہوں کہ وہ خدا کے خاص منشاء کے ماتحت ہوتا ہے کہ یہ تمھاری ذات کے لئے ہے۔ ان تمام اموال میں سے یتامی کے اموال کو تو میں لا تقربوا مال الیتیم پر عمل کرنے کے لئے مولوی محمد علی صاحب کے حوالہ کردیتا ہوں۔ اور ایسا ہی ان کے کپڑوں بھی۔ جو اموال میرے پاس آتے ہیں میری حفاظت کرنیوالوں کو تو میرے گوہ کی بھی خبر نہیں تو اموال کی کیا خبر ہو۔ (یہ سخت لفظ میں نے ایک خاص وجہ سے بولا ہے۔) پھر جو کپڑے ہوتے ہیں بعض وقت ان میں قیمتی کپڑے ہوتے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ اپنی بیوی کو کہا کہ ان کو بیچ کر اوسط درجہ کے کپڑے بنا دیا کرو۔ تاکہ وہ زیادہ کے کام آئیں۔ اس نے کہا کہ اگر میں خود لینا چاہوں تو میں نے اسے جواب دیا کہ ہرگز نہیں۔ اگر کوئی اور بیوی ہو جو ہماری رشتہ دار نہ ہو وہ چاہے تو لے سکتی ہے۔ تو ایسے کپڑے بعض وقت ہم بیچ دیتے ہیں گو بہت ہی کم موقعہ ملتا ہے مجھے یہاں شادیاں کرنی پڑتی ہیں اور وہ مسکین ہوتی ہیں۔ ابھی آٹھ دس نکاح ان دنوں میں ہوئے ہیں اور بجز میری ایک لونڈی کے سب مساکین تھے ان کو کپڑے اور مختصر سے زیور دینے پڑتے ہیں ایسے اموال سے جو مساکین کے لئے آتے ہیں اس قسم کی ضرورتیں پوری کیجاتی ہیں۔ میں یہ واقعات اپنی برأت کے لئے نہیں کہتا۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے میں تمھاری مدح مذمت انکار کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ اس لئے سناتا ہوں کہ تم میں سے کوئی بدگمانی کرکے گنہگار نہ ہوجاوے۔ ایک عورت نے ایک مرتبہ کہا کہ کپڑوں کے کوٹھے بھر لئے ہیں کوئی حساب تو نہیں لیتا۔ مجھے خیال ہوا کہ ممکن ہے اس قسم کا وہم مردوں میں بھی ہو۔ پس ایسے لوگ اگر ہوں تو توبہ کرلیں۔ ؎

عشق است و ہزار بدگمانی

میں تمھارے روپیہ کا محتاج نہیں حضرت صاحب کے وقت میں بھی ایسے اموال میرے پاس آتے تھے اور میں لے لیتا تھا۔ میں تمھاری بھلائی کے لئے کہتا ہوں مجھے تم میں سے کسی کا خوف نہیں۔ اور بالکل نہیں۔ ہاں میں صرف خدا ہی کا خوف رکھتا ہوں۔ پس تم ایسی بدگمانی نہ کرو اور توبہ کرو۔ اگر ہمارا گناہ ہے ہمارے ہی ذمہ رہنے دو۔

اگر میں غلطی کرتا ہوں اس بڑھاپے اور عمر میں قرآن مجید نے نہیں سمجھایا تو پھر تم کیا سمجھاؤ گے۔ ؎ میر بجالت

ہے کہ بیٹھتا ہوں تو پیر دکھی ہوتے ہیں کھڑا ہوتا ہوں تو محض اس نیت سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے۔ میں نہیں جانتا کہ میرا کتنا وقت ہے۔ میں اس راہ سے ناواقف ہوں۔ نحن امتہ امیتہ ایکتب لا نحسب۔ میں نے ملازمت بھی کی گھاس بھی گھڑی نہیں رکھی۔ میں نے روٹی بھی نہیں کھائی۔ اور اگر چاء کی پیالی بھی نہیں آئی تو اس کا بھی محتاج نہیں تھا۔ تمہاری بھلائی کے جوش میں میں ان چیزوں کی پرواہ نہیں کرتا۔ مجھے کیا معلوم ہے کہ پھر کہنے کا موقع ملیگا یا نہیں۔ موقع ہو تو توفیق ہو یا نہ ہو اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ تم کو حق پہنچا دوں۔ پس میری سنو اور خدا کے لئے سنو اسی کی بات ہے جو میں سناتا ہوں میری نہیں کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔ غرض تفرقہ نکرو۔ واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا الآیۃ اللہ کا فضل یاد کرو۔ جبکہ تم باہم اعدا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں محبت پیدا کر دی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تم بھائی بھائی ہو گئے۔ تم خود غور کرو تم جو یہاں موجود ہو سب کے مذاق الگ ہیں سب کے طرز کلام اور طریق بیان جدا۔ شکلیں الگ اور زبانیں الگ ہیں۔ تمہارے لباس ایک دوسرے سے نہیں ملتے۔ پگڑیوں کے رنگ ان کے باندھنے کے طریق سب جدا جدا ہیں۔ اکبر کے زمانہ میں بڑی خوبصورت پگڑیاں باندھنے کا طریق تھا۔ ایک کی پگڑی سیدھی سادی نور دین کی سی تھی دربار میں اس سے کہا گیا کہ تم کو پگڑی باندھنی نہیں آتی؟ اس نے کہا مجھے آتی ہے۔ یہ باقی عورتوں سے بندھوا کر لائے ہیں اگر آپ باندھی ہیں تو پھر بندھوا کر دیکھ لو۔ چنانچہ جب ان کو حکم دیا گیا تو نہ باندھ سکے کیونکہ گھر میں تو بڑے تکلف اور آئینہ سامنے رکھ کر باندھا کرتے تھے۔ عورتوں سے مراد نفس ہے لو۔ غرض اسوقت

نظارہ تفریق

بھی پگڑیوں کی بندش ان کے رنگ اور ململوں اور لنبائی چوڑائی سب باتوں میں فرق ہے۔ یہ اختلاف اور فرق دور تک چلتا ہے۔ ایک خالق ہے ہم سب مخلوق ہیں۔ پھر اختلاف ہے۔ ایک مرد ہے ایک عورت دونوں کے کام الگ الگ ہیں۔ ہر ایک کے اعضاء میں فرق ہے۔ باوجود اس اختلاف کے پھر وہ اتحاد چاہتے ہیں۔ جب ان کا اختلاط ہوتا ہے تو پھر وہ کسی اور کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کوئی بچہ ہو جاوے۔ ہمیں بھی خطوط آتے ہیں کہ دعائیں کرو۔ کسی نے اپنے بچہ کا نام غلام مرزا رکھا مگر وہ زندہ نہ رہا۔ غرض اکیلا ہو کر بیوی چاہتا ہے۔ اس کے آنے پر پھر اولاد چاہتا ہے۔ پھر اولاد کی شادی پھر ان کی اولاد کی خواہش کرتا ہے۔ اختلاف ہے تو کتنا اور اتحاد ہے تو کس حد تک یہ تمام اختلافات اللہ تعالیٰ کی ہستی کے دلائل ہیں۔

اختلاف مثمر ہونیکے لئے وحدت چاہتا ہے۔

خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اختلاف السنتکم الآیۃ۔ فی الحقیقت اگر ایک ہی قسم کے چہرہ ہوتے اور ایک ہی قسم کی آرزوئیں قد و قامت ہوتے تو کیسا دکھ اور مصیبت ہوتی۔ بیوی بہن میں تمیز نہو سکتی۔ پس یہ اختلاف جہاں بہت ہی مفید ہے وہاں باوجود اختلاف کے وحدہ کے نظام کو چاہتا ہے۔ تب یہ نتیجہ خیز اور ثمر ہو سکتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں ایک دوات ہے وہ آسٹریا چائنا۔ یا انگلینڈ سے بن کر آئی ہے وہ الگ ہے۔ پھر سیاہی اور اس کے اجزا کو دیکھو جبتک باہم ملکر متحد نہیں ہو گئے اس سیاہی میں لکھنے اور نقش پذیر ہونے کی طاقت نہیں۔ پھر قلم ہے اس میں آجکل کے قلم کو مدنظر رکھ کر دو تین جزو ہیں۔ کچھ لکڑی ہے۔ کچھ لوہا ہے۔ یہ اجزا اگر باہم نہ ملیں تو قلم نہیں بن سکتا۔ پھر قلم بھی ہو لیکن اگر سیاہی کے ساتھ اس کا تعلق نہو تو کچھ فائدہ نہیں قلم کسی شخص کے ہاتھ میں ہو اور وہ ہاتھ اسکو اس دوات تک لیجاوے اور پھر اس سیاہی سے کاغذ پر کچھ لکھے۔ کاغذ کے مختلف اجزا کو دیکھو اور غور کرو پھر لکھنے کے ہاتھ کی جنبش اور آنکھ کی بصارت اور دماغ کی قوت متفکرہ سے کام لیا جاوے تو کچھ بھی نہیں اب تمام پراگندہ صورتوں پر غور کرو۔ پھر ان کے اتحاد کو دیکھو وہ حالت منتشرہ میں کیا کچھ بھی مفید ہو سکتی تھیں؟ کچھ بھی نہیں لیکن جب ان میں اتحاد اور اختلاط ہوا اور ایک مرکز پر جمع ہو گئیں تو اس سے کتابیں اور نہایت قیمتی تحریریں پیدا ہو گئیں یہ مضمون بجائے خود بڑا وسیع مضمون ہے۔ اور اسپر غور کر کے نہایت مختصر الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ

نظام عالم کی رونق اختلاف سے ہے جب وہ اختلاف ایک مرکز پر متحد ہو

اپنے موجود پر غور کرو کسقدر مختلف چیزوں کا مجموعہ ہے۔ لیکن ان مختلف چیزوں کا اجتماع کیسا خوبصورت بنگیا ہے اب تم سوچو کہ باوجودیکہ تمہارے رنگ و روپ تمہاری شکلیں۔ علوم عقول۔ تعلیم۔ تربیت۔ سوسائٹی۔ مطالعہ کی کتابیں اور خواہشیں جدا جدا ہیں۔ پھر تم دیکھو کہ کیوں اکٹھے ہو کر باہم ایک جگہ جھگڑے گئے۔ تناسخ والوں کو اس اختلاف نے غلطی میں ڈالا اور وہ اس اختلاف کو تناسخ کا نتیجہ سمجھ بیٹھے کاش وہ اس اختلاف کی حقیقت پر غور کرتے تو

اس کثرت میں وحدت کا مزا پاتے

یہ خوب یاد رکھو کہ کثرت میں وحدت کی ضرورت ہے جب تک وحدت نہو کثرت مفید نہیں ہو سکتے۔ دیکھو کلکتہ سے پشاور تک ایک شاہی سڑک ہے جسپر ریلیں دوڑتی ہیں۔ اب تم غور کرو کہ یہ مختلف قطعات زمین مختلف لوگوں کے قبضہ میں تھے۔ ایک طاقت جسکو گورنمنٹ کہتے ہیں آئی اور اس نے ان قطعات کو مختلف مالکوں سے لیکر ایک کی ملکیت میں شامل کر دیا تب اس کثرت میں وحدت پیدا ہو گئی۔ پھر اینٹوں پتھروں اور مٹی کو مختلف جگہوں سے لاکر اسپر جمع کیا۔

KHILAFAT LIBRARY

KHILAFAT LIBRARY

نوٹ نکات رائیں

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم

ہیں جناب ایڈیٹر صاحب

ملت سے محبت ہے مگر محبت کے یہ معنی نہیں ہونے چاہئیں کہ انسان یار فروش بنجائے۔ بلکہ حقیقت میں دوست وہی ہوتا ہے جو دوست کو اسکی غلطی سے خبردار کرے۔ ہمعصر ایڈورڈ گزٹ کی ضمانت پر ایڈیٹر صاحب ملت یہ لکھتے ہیں "جوشیلی اور ناعاقبت اندیش طبائع پر بھروسہ کر کے قوم بھی مدد کے لئے روپیہ نہیں دیسکتی" ایڈیٹر صاحب ملت اسبات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ ایک آدمی خواہ وہ قلم پر کتنا ہی قابو یافتہ کیوں نہو مگر پھر بھی بتقاضاء بشریت بعض اوقات کسی نہ کسی موقع پر اس سے بھی غلطی کا ہوجانا نہ صرف احتمال ہی بلکہ ایک یقینی امر ہے اور اور کون کہہ سکتا ہے کہ کونسا لفظ قابل گرفت ہوگا پچھلے دنوں جب وطنی معاصرین۔ مسافر آگرہ۔ جھنگ سیال۔ برہسپتی وغیرہ سے ضمانتیں طلب کی گئیں تو کسی دیگر ہندو ہمعصر نے ان کے لئے ایسے الفاظ منہ پر لانے پسند نہ کئے۔ حالانکہ یہ بات الم نشرح تھی کہ جن معاصرین سے ضمانتیں طلب کی گئی تھیں ان کی طرز تحریر نہ صرف پایہ ثقاہت سے ہی گری ہوئی تھی بلکہ انکا جوش انتہائی نکتہ پر پہنچا ہوا تھا۔ مگر تپسران کے قومی ہمعصروں نے نہ صرف قلمی مدد پر ہی اکتفا کیا بلکہ دام اور درم کی امداد سے بھی دریغ نہ فرمایا۔ اور ان کی ہمدردی کے لئے بہت دیر تک ہندو اخبارات میں لمبی لمبی اپیلیں چھپتی رہیں۔ بہرحال یہ باتیں تبارہی ہیں کہ ہم اور ہمارے وطنی بھائیوں کے حال و قال میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر وہ اخوت برادرانہ کے زریں مینار پر جلوہ گر ہیں تو ہم اسکی تہ میں ہی ادھر اُدھر بھٹک رہے ہیں بہ بیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

قابل توجہ صاحب کلکٹر بہادر اجودھیا

ایک مسلم ہمعصر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مسلمانوں پر سر اجودھیا میں کیسے کیسے کھلے ہوئے ظلم ہو رہے ہیں اور وہ بیچارے بے بضاعت کسیطرح سے کچھ بھی امداد نہیں پاتے سوائے اس کے کہ اپنا خون جگر پیتے ہیں۔ اگر آپ صاحبان کو واقعات اجودھیا نہیں معلوم ہیں تو میں مطلع کرتا ہوں کہ پہلے ہندوؤں نے باہمی کمیٹی کر کے ذبیحہ گائے کا بند کرایا۔ اور دوسرے یہ کہ جامع مسجد میں نماز تراویح و تلاوت قرآن مجید بند کرائی تیسرے اب گائے کی قربانی بند کرانے پر آمادہ ہیں۔ اگر خدا نخواستہ مخالفین کامیاب ہوئے تو کیا اُس کا اثر اجودھیا تک ہی ختم ہوجاویگا۔ ہرگز نہیں واللہ رفتہ رفتہ یہی نظر تمام پرستش گاہ ہنود کے لئے کافی ہوجاویگی۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ہر شہر میں اُن کا مصنوعی معبد موجود ہے۔ شاید اُس وقت آپ بھی بیدار ہونگے"

اگر یہ واقعات صحیح ہیں تو ہم نہایت ادب سے مقامی حکام کی توجہ اسطرف منعطف کرواتے ہیں کہ جسقدر جلد ممکن ہوسکے وہ اسکا تدارک فرمادیں۔

پرکاش اوچھی باتوں پر اتر آیا

پرکاش دھرمپال کو مخاطب کرتا ہوا پوچھتا ہے کہ کیا یہ وہی دھرمپال نہیں ہے جسنے ویدوں کو قرآن کے درجہ پر گرایا۔ کیا یہ وہی دھرمپال نہیں جسنے آریہ سماج کے کٹر دشمن سردار امر سنگھ ایڈیٹر لائل گزٹ سے ایکسو روپیہ ویدوں کی مٹی پلید کرنے کے لئے لیا کیا یہ وہی دھرمپال نہیں ہے جسنے ویدوں میں گائے کی گوشت خوری کا شک ڈالا۔ کیا یہ وہی دھرمپال نہیں ہے جس نے ویدوں کی قدامت بام دیونامی کسی رشی کے جنم تک گھٹانے کی کوشش کی"

افسوس معلوم نہیں ہمارے آریہ دوستوں کو آجکل کیا ہوگیا ہے کہ مخاطب تو ہونا ہے ایک واحد شخص سے۔ مگر ساتھ ہی دیگر ہادیان مذاہب اور کسی مذہب کی مقدس ترین کتاب پر بھی حملہ کرنے سے نہ چوکنا۔ ایڈیٹر پرکاش کا قرآن شریف کو گری ہوئی کتاب کہنے کی جسارت کرنا کہانتک عقلمندی ہے۔ ہمارے دل میں وید کے لئے عزت ہے۔ مگر لاریب وید دنیا کی شمالی کی مگر اُس وقت جبکہ لوگ روحانیت کی الف۔ ب کے طالبعلم تھے۔ مہاشہ دھرمپال نے تو ویدوں کی ابتدا کو بام دیو نامی رشی تک ہی ظاہر کرنے پر اکتفا کیا ہے مگر ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ وید اس سے بھی بعد کے ہیں۔ اگر ہمیں موقعہ ملا تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ اپنے کسی آئندہ الیشو میں ایڈیٹر پرکاش کو دکھلائینگے کہ وید کب کی تصانیف ہیں۔ اور قرآن شریف کے آگے ویدوں کی کیا قدر و منزلت ہے

آریہ طالبعلموں کا حملہ سکھوں پر

لوزتن جو سکھوں کا گورمکھی اخبار ہے اپنی ذمہ داری پر اپنے پرچہ میں یہ چونکا دینے والا واقعہ لکھتا ہے کہ لوہڑی کے تیوہار پر ڈی اے وی کالج کے بورڈنگ ہوس میں آرین طلبا کا جلسہ ہوا۔ جس میں پہلے تو انگریزی تہذیب پر مخول اُڑایا گیا اور اس کے بعد سکھوں کے گرنتھوں پر نہایت مکروہ لہجہ میں مخول اُڑایا اور پھر سری گورو گرنتھ جی مہاراج کی توہین کی جسارت کی تپسر ایک سکھ پنشنر ڈاکٹر نے اس ناروا فعل پر لالہ ہنسراج کی توجہ کو منعطف کرنا چاہا مگر انھوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ تپسر سکھ ڈاکٹر نے اونچی چلا کر یہ کہا کہ یہ کیسا غضب ہے کہ سکھوں سے چندہ وصول کر کے پھر سکھوں پر ہی اسطرح کھلے بندوں مخول اُڑایا جاوے۔ تپسر لالہ ہنسراج جی نے یہ کہا کہ ایک روپیہ چندہ دیکر کیا تم نے کالج کو زر خرید سمجھ لیا۔"

اگر یہ واقعہ سچ ہے تو ہم ادب سے دیانند کالج کے پرنسپل کی توجہ اسطرف منعطف کرواتے ہیں کہ وہ امن عامہ

کی اشد ضرورت کو محسوس کر کے طلباء کو ایسی تنبیہ کر دیں جس سے کم از کم آئندہ کے لئے طلباء کو ایسی جسارت نا پڑے۔ کیونکہ طلباء کے سدھرنے کا وقت یہی سکول لائف کہلاتی ہے۔ ورنہ جتنا پودا جسطرف کو جھک جاتا ہے ہمیشہ اسی طرف کا ہی ہو رہتا ہے

دفتر ہندوستان میں جشن تاجپوشی کے متعلق خطوط کی درگت

لالہ دینا ناتھ جی لکھتے ہیں "۱۲ دسمبر کو جبکہ تمام ہندوستان میں خوشی منائی گئی تھی ہندوستان میں خوشی منائی گئی تھی۔ ہندوستان کے ناظرین نے بھی اپنی اپنی جگہ خوشی کے جلسے منائے اور وفاداری کا اظہار کیا جس کی کیفیت انہوں نے ہندوستان میں چھپنے کو بھیجی یہ خطوط جو ہندوستان میں چھپنے کے لئے آئے تعداد میں کتنے تھے؟ ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں۔ ان خطوط کو اختصار کے ساتھ بھی "ہندوستان" کے کالموں میں درج کیا جاتا تو اندازہ ہے کہ کم از کم تین ماہ تک ایڈیٹر ہندوستان اخبار کے لئے مضامین لکھنے کی تکلیف سے بچ جاتا۔ اور ناظرین ہندوستان بھی شائد تین ماہ تک اخبار کو پڑھنے کی تکلیف گوارا نہ کرتے۔ تمام خطوط کا مضمون جو جشن تاجپوشی کے متعلق مختلف مقامات سے موصول ہوئے ایک ہی تھا یعنی وفاداری اور خوشی کا اظہار۔ غرض ناظرین کے لئے ان میں کوئی نئی بات یا خیال موجود نہ تھا۔ ان حالات میں مناسب یہی سمجھا گیا کہ کوئی خط بھی درج اخبار نکیا جائے۔ یہ ناظرین اخبار کے لئے دلچسپ اور قابل مطالعہ مضمون مہیا کرنے کی پالیسی کا نتیجہ سمجھنا چاہئے مگر بایں ہمہ بہت سے اصحاب کے شکائتی خط دفتر میں موصول ہوئے ہیں کہ کیوں ان کے ہاں کے جلسہ کی کارروائی شائع نہیں کیگئی۔ ظاہر کہ یہ شکایت بالکل نامناسب ہے۔ اور ایڈیٹر ہندوستان اس سے صرف اسی صورت میں بچ سکتا تھا جبکہ وہ اخبار میں تین ماہ تک جلسوں ہی کی کارروائی چھاپنی منظور کرتا۔ اور اگر وہ ایسا کرتا تو سمجھ دار ناظرین کی خفگی کی کوئی حد نہ رہتی

ہندوستان کے اشتہاری کالموں میں جن جلسوں کی کارروائی شائع ہوئی ہے وہ مینجر صاحب ہندوستان نے اشتہار سمجھ کر شائع کی ہے۔ اس سے ایڈیٹر اخبار کا کچھ واسطہ نہ سمجھا جاوے"

KHILAFAT LIBRARY

قریب دوربین نگاہوں کے لئے یہ امر کچھ کم قابل غور نہیں ہے کہ مسٹر گپتا ایڈیٹر ٹریبون کے خلاف مہاشہ دینا ناتھ کی حمایت میں جسقدر بھی خطوط آئیں وہ تو من وعن بلکہ بعض حالتوں میں اپنر کچھ حاشیہ چڑھا کر بھی شائع کئے جاتے ہیں۔ جناب سر آغا خاں بالقاب کے برخلاف تقریباً چھ ماہ ہندوستان کے کالموں میں مضامین کا تانتا جاری رہے اور اسکی تائید میں جسقدر خطوط آئیں وہ ایڈیٹرانہ نمک مرچ کے ساتھ شائع کئے جائیں۔ مہاشہ دینا ناتھ کی ایڈیٹری کی چوکی خالی ہونے کے خلاف جسقدر خطوط کی بھرمار برسے وہ کل کے کل ایڈیٹوریل کالم میں درج کئے جائیں۔ ہاں اگر کچھ ہرج ہوتا ہے یا پس و پیش کیا جاتا ہے تو دربار شہنشاہی کے مبارکبادی کے خطوط اور نہنیت ناموں کے اندراج سے بہرحال ایڈیٹر ہندوستان کا یہ سنہری مگر اپنی نوعیت میں نرالا خیال جہاں ناظرین ہندوستان کے لئے بھی قابل غور ہے وہاں دوسری طرف دوربین نگاہوں کے لئے بھی کچھ کم قابل مطالعہ نہیں ہے۔

جھنگ سیال کا کمال

مہاشہ بانکے دیال جی اپنے اخبار میں گان بدیا یعنی علم موسیقی کو ہندوؤں کا موروثی پیشہ ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں مسلمان اور عیسائی جو راگ رنگ کے مخالف ہیں اسکی وجہ یہ نہیں کہ وہ اسے برا سمجھتے ہیں بلکہ گا نہیں سکتے جسواسطے اسے منع قرار دیدیا ہے چنانچہ لالہ بانکے دیال جی اسکی تشریح بدیں الفاظ فرماتے ہیں "دیگر اقوام ہندوؤں کی ہر ایک بات میں گان ودیا کا دخل سمجھ کر مخول اور مذاق اڑاتی ہیں۔ لیکن ہندو جانتے ہیں کہ اپنے نہ سکاں تھوہ کوڑی کے مصداق یہ راگ ورنگ کے مخالف ہیں اور اس کی عظمت سمجھ نہیں سکتے راگ ہوا کو باندھنے کا نام ہے۔ اور یہ کوئی معمولی عقل کا کام نہیں ہے۔ ہوا جیسی لطیف شے کا قابو آنا سہل اور آسان نہیں ہے۔ بڑے بڑے دانا اور فہیم آدمی اس مرحلہ میں قاصر رہجاتے ہیں پھر اگر مسلمان یا عیسائی جن کی قدرتاً موٹی بدھی ظہور میں آئی ہے اس کے سمجھنے سے معذور رہیں۔ تو کونسا تعجب ہے۔" "نور" جو کہے سو بانکے دیال سچ۔ مہاشہ بانکے دیال کو معلوم ہونا چاہئے کہ مسلمانوں نے اس علم موسیقی کو اس لئے ترک نہیں کیا۔ جس نقطہ خیال پر آپ کے ذہن رسا نے بلند پروازی کی ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا پیارا اسلام ہمیں دین کو دنیا پر مقدم کرنیکی ہدایت فرماتا ہے اور ہمارے پیارے اسلام کے نزدیک اتقا پرہیزگاری اور طہارت وغیرہ انسانی زندگی کی علت غائی ہے جس سے انسان دنیا کے جنجالوں سے نجات پاکر راحت ابدی کی بادشاہت میں داخل ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام نے گانے بجانے وغیرہ کو فواحشات میں داخل کر کے اس کے ترک کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اسلامی نکتہ خیال سے وہی آدمی قابل عظمت ہے جو اتقا، اور پرہیزگاری سے مزین ہو نہ کہ جو طبلہ اور سارنگی کو بجا کر پاآ دھانی کے سروں کو الاپتا ہوا بعض لوگوں کی عارضی خوشی کے لئے دل لگی کا سامان مہیا کر دے یہ کمال مہاشہ بانکے دیال ہی کو مبارک رہے۔

آریہ سماج کا انجام کیا ہوگا

اس عنوان سے اخبار پرکاش میں ایک سلسلہ مضامین کا شائع ہوا ہے۔ اس سلسلہ کے دوسرے مضمون (جو ۱۷ کانگ کے پرچہ میں شائع ہوا ہے) کے شروع میں سے کچھ سطور اخذ کر کے ہم نیچے درج کرتے ہیں۔ کہ جن سے پتہ لگیگا کہ بعض آریہ صاحبان آریہ سماج کیحالت کو کس نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ "آریہ سماج کا انجام کیا ہوگا۔ وہی جو اُن سوسائٹیوں کا حال ہوتا ہے جس میں پریم کی جگہ اپریم۔ پرمارتھ کی جگہ سوارتھ نے اور میل کی جگہ آپا پنتھی نے لے رکھی ہو۔ آریہ سماج اُنہیں قدرتی نیموں کے آدھین جن کے آدھین دیگر سوسائٹیاں ہیں۔ آریہ سماج کیحالت میں وہ نیم بدل نہیں سکتے۔ اگر آریہ سماج نے اپنی حالت

پر بچار کر کے ان دوشوں کو دور نہ کیا جن کے ہاتھوں یہ اس قدر نقصان اُٹھا رہا ہے اور اُس کی یہ حالت ہو رہی ہے تو نتیجہ صاف ہے کہ آریہ سماج کا ان سوسائٹیوں میں شمار ہوگا جو سنسار میں آئیں لیکن بغیر کچھ کام کرنے کے چلی گئیں"

کیا اب بھی شاہزادہ امن کی پیشگوئی کے پورے ہونے میں کچھ شک و شبہ باقی ہے۔ جس نے آریہ سماج کی عین جوبن کیحالت میں یہ پیشگوئی کی تھی کہ تم میں اکثر دیکھینگے کہ سو سال کے اندر ہی اندر آریہ سماج چلدیگی۔ دیکھئے اب یہ پیشگوئی کس تیزی سے اپنے مرکز کیطرف دوڑ رہی ہے۔ درحقیقت عجائبات قدرت کا مطالعہ کرنے والوں کے لیے یہ بات کچھ کم قابل غور نہیں ہے

قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ

نور کے ناظرین اس امر سے ناواقف نہیں ہیں کہ ہمارے سکھ دوستوں نے قرآن شریف کا گورمکھی میں غلط ترجمہ کر کے گورمکھی داں پبلک کو کسقدر غلط فہمی میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ درحقیقت اس بات کو کچھ وہی سمجھ سکتا ہے جس نے خود اس ترجمہ کو پڑھا یا سنا ہو۔ یا جسے پیارے قرآن شریف کے ساتھ محبت ہو۔ اگر یہ بات صرف ترجمہ تک ہی محدود رہتی تو شاید ہم یہ فقرہ درویش ہر جان درویش کا کڑوا گھونٹ پینے کے لئے طیار ہو جاتے مگر ساتھ ہی اس کے دیباچہ جو خطرناک غلطیوں سے پُر ہے وہ ہرگز اس قابل نہیں کہ اسکو نظر انداز کیا جاوے۔ جسطرح آنسوؤں کا پینا مشکل ہے اسی طرح اس ضروری فرض کو نظر انداز کرنا بھی محال ہے۔ دوستو آپ خود اچھی طرح سمجھ سکتے ہو کہ ہمارا فرض تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ ہم خود بخود ہی قرآن شریف کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے معرفت کا دسترخوان لوگوں کے سامنے بچھا دیتے۔ بائبل کا اسوقت ۴۴ زبانوں میں ترجمہ موجود ہے۔ برخلاف اس کے ہم خود اسبات کے تو عویدار ہیں کہ ہم تمام دُنیا کو جو اسوقت روحانیت کی پیاسی ہے قرآن شریف کے آبحیات سے انکو شیریں کام کرینگے۔ ہمارا دعویٰ تو ایسا عظیم الشان مگر عملی کارروائی یہ ہے کہ اسوقت فارسی اور اُردو کے سوا قرآن شریف کا ترجمہ اور کسی زبان میں نظر نہیں آتا۔ یہ بات نظر انداز کرنے کے قابل نہیں ہے کہ ایسے اہم ترین کام قومی توجہ کو چاہتے ہیں۔ اکیلے دُکیلے کا یہ کام نہیں ہے۔

اپنے فرض کو پہچانو

میں اپنے فرض کو محسوس کر کے اپنے کل کاموں کو بالائے طاق رکھ کر قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ کرنے کے لئے طیار ہوں اسکا معاوضہ میں آپ سے کچھ نہیں چاہتا کیونکہ جب میں اپنے مولیٰ کے پیارے کلام کا گورمکھی ترجمہ کر کے دوسروں تک پہنچاؤنگا تو اس کا معاوضہ بھی میں اپنے مولیٰ سے ہی مانگونگا۔ جو بے حساب معاوضہ دینے والا ہے۔ اگر بہی خواہان ملت از راہ اشاعت حقہ قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کا عزم بالجزم کرلیں تو یہ کام بفضل خدا بہت جلد آسانی سے سرانجام پہنچ سکتا ہے۔ میں اور کچھ نہیں چاہتا صرف یہ کہ اگر چند نیک ارواح اس کار خیر میں لبیک کہنے کیواسطے تیار ہو جاویں اور وہ قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کی چھپائی اور کاغذ وغیرہ کا خرچ اپنے ذمہ لے لیں تو یہ کام نہایت آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اسوقت چند دوستوں کی طرف سے تھوڑی تھوڑی رقم سے چالیس روپیہ کے قریب قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کے لئے میرے پاس پہنچ گئے ہیں۔ اور پانچ روپیہ میں خود اس کار خیر کے لئے اپنی گرہ سے دیتا ہوں۔ اس اہم ترین کام کے لئے کم از کم ہزار روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ اور یہ قوم کے آگے کوئی بڑی بات نہیں ہے قطرہ قطرہ سے دریا بن جاتا ہے۔ اگر ہزار آدمی ایک ایک روپیہ دینے کے لئے طیار ہو جاویں تو یہ سوال صرف ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی طے ہو سکتا ہے۔ اور آپکی یہ یادگار انشاء اللہ تعالیٰ ابدالاباد تک زندہ رہیگی۔ اور یہ ترجمہ ہندوستان کو دکھا کر شائع کیا جاویگا۔

KHILAFAT LIBRARY

معزز ہمعصر افغان اور قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ

میں معزز ہمعصر ایڈیٹر افغان کا مشکور ہوں جنہوں نے اس اہم ترین کام کی اشد ضرورت کو محسوس کر کے پہلے بذریعہ گرامی نامہ میری حوصلہ افزائی کی اور پھر اب اپنے پرچہ میں باقاعدہ اس بات کی تحریک فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ:-

"ہمعصر نور کی زبانی

معلوم ہوا ہے کہ جسطرح عیسائیوں نے انگریزی ترجمہ قرآن میں غلطیاں کی ہیں اسیطرح سکھ مترجم نے گورمکھی ترجمہ میں بھی بہت سی مکروہ غلطیاں کی ہیں **ہمعصر نور کہتا ہے** کہ خیر ترجمہ کی غلطیاں تو چنداں نقصان دہ نہیں۔ لیکن اُس کے شروع میں مترجم نے جو دیباچہ لکھا ہے وہ سخت خطرناک ہے۔ اور یہ کہ اس سے اسلام اور مسلمانوں کیطرف سے سکھوں کے دلوں میں سخت بدگمانی اور غلط فہمی پیدا ہونیکا اندیشہ ہے

اس کے انسداد کے لئے ہمعصر نور کہتا ہے گورمکھی ہی میں اس دیباچہ کا جواب دینا ضروری ہے چنانچہ اس کام کے لئے خود ہمعصر نور کا ایڈیٹر شیخ محمد یوسف صاحب نومسلم طیار ہے۔ اور ہمارا بھی خیال ہے کہ اس کام کے لئے اُسنے اچھا کوئی شخص نہ ملیگا کیونکہ وہ پہلے سکھ (سورن سنگھ) تھے۔ اور مذہب سکھ سے خوب واقف ہیں۔

اگر مسلمان واقعی اس امر کی ضرورت سمجھتے ہیں کہ سکھوں کے دل میں جو بدگمانی اس ترجمہ سے پھیل گئی ہے یا پھیلیگی وہ رفع کیجائے تو انھیں سرگرمی سے ایڈیٹر صاحب اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور کی مالی امداد کرنی چاہیئے تاکہ وہ دیباچہ کی تردید کرنے کے بعد اُردو ترجمہ علمائے ہندوستان۔ پنجاب و صوبہ سرحد کو دکھا

KHILAFAT LIBRARY

کر شائع کرانیکا انتظام کریں۔

مسلمان اور سکھ صاحبان

مثل مشہور ہے کہ دل سے دلکو راہ ہوتی ہے۔ جب ہمیں اپنے سکھ دوستوں سے دلی محبت ہے تو کیا وجہ ہے کہ سکھ صاحبان کو ہم سے اُنس نہو۔ نور کے گذشتہ پرچہ میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ سکھ صاحبان جو بے تعصبی اور فراخدلی کے لئے مشہور ہیں جن کی مذہبی کتاب شری گرو گرنتھ جی صاحب میں جلی حروف کے ساتھ یہ لکھا ہوا ہے کہ ہمارے سب دوست ہیں کوئی دشمن نہیں۔ اُنھوں نے سری گورو سنگھ سبھا شملہ کے بنیادی پتھر کے لئے ہمارے معزز بھائی مولوی عمرالدین صاحب کو اس کا شرف بخشا مگر اب معلوم ہوا ہے کہ دراصل پانچ سکھ صاحبان نے ملکر بنیادی پتھر رکھا تھا اور اس اثنار میں ہمارے بزرگ بھائی مولوی عمرالدین صاحب سے بھی ایک پتھر بنیاد میں رکھوایا گیا تھا۔ اور چونکہ ہم نے اُسکو بھی بنیادی پتھر ہی سمجھا تھا۔ کیونکہ وہ بھی بنیاد میں ہی رکھا گیا تھا۔ مگر سُنا ہے کہ ہمارے معزز سکھ بھائیوں نے بعض وطنی بھائیوں کے کہنے کہانے پر اس بات کو کچھ بُرا سمجھا ہے۔ اور ہم کسی صورت میں بھی اپنے معزز سکھ بھائیوں کو ناراض کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے جناب مولوی عمرالدین صاحب نے اس کے متعلق ایک نوٹ شائع کرنے کے لئے بھیجا ہے جسکو ہم بخوشی درج ذیل کرتے ہیں۔ اور سکھ صاحبان کے اخلاق علوی پر بھروسہ کرتے ہوئے ہمیں یہ قوی توقع ہے کہ وہ اسکو پڑھ کر ضرور خوش ہوجاوینگے۔ جس کے لئے ہم دل وجان سے خواہشمند ہیں۔ کیونکہ ہم اپنے معزز سکھ بھائیوں کو ایک آن واحد کے لئے بھی ناراض کرنا نہیں چاہتے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب سکرٹریصاحب گرو سنگھ سبھا شملہ۔ تسلیم

اخبار نور میں جو سنگھ سبھا کے بنیادی پتھر میرے ہاتھ سے رکھے جانے کے متعلق لکھا گیا ہے۔ اس سے اکثر خالصہ دوستوں کو رنج پہنچا ہے۔ جس کے لئے مجھے بھی افسوس ہے اور میں آپ سے معافی کا خواستگار ہوں۔

دراصل بات یہ ہے کہ بنیادی پتھر تو میں نے نہیں رکھا البتہ اثنائے تعمیر میں میں نے بھی ایک پتھر رکھا تھا نہ اس لئے کہ مجھے اس میں کچھ ذاتی فخر یا بڑائی مقصود تھی بلکہ اس لئے کہ میں سنگھ سبھا کو ایک ہی خدا کی عبادت کا گھر جانتا تھا اور جانتا ہوں اور یہی بات تھی جو میں نے ایڈیٹر نور سے کی تھی اور ایڈیٹر نور کی تحریر کا منشا آپ صاحبوں کی دل آزاری نہیں ہے۔ بلکہ آپکی فراخدلی اور بے تعصبی کا اظہار ہے۔ اور اب اس چٹھی کی ایک کاپی ایڈیٹر صاحب مذکور کی خدمت میں بھی روانہ کردی ہے اور ان سے درخواست کی ہے کہ وہ اس غلطی کی اصلاح کردیں۔

شملہ مورخہ ۲۶ر جنوری ۱۹۱۲ء

الراقم عمرالدین احمدی

وطنی بھائیوں کی مہربانیاں قابل توجہ سکھ صاحبان

ہم نے نور کے کسی گذشتہ پرچہ میں یہ لکھا تھا کہ شملہ میں سکھ اور مسلمانوں کا باہمی اس قدر میل جول اور اُنس ومحبت ہے کہ ان کی اس محبت اور باہمی میل جول کو دیکھ کر سکھوں کے گوردوصاحبان اور مسلمان فقراء کے روحانی تعلقات کا نقشہ ایکدفعہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ مگر ہمارے وطنی بھائیوں کو یہ بات کب گوارا تھی چنانچہ آریہ سماج کے مشہور اخبار پرکاش نے اسپر ایسا سویا ہوا نوٹ لکھا جس سے سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان آزردگی اور کشیدگی کا احتمال ہے۔ اگرچہ سکھ صاحبان بھی ہمارے آریہ دوستوں کی چالوں کو بھانپ گئے ہیں۔ سوامی دیانند جی نے حضرت اقدس باوانانک رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں جو الفاظ اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں لکھے ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ اور برخلاف اس کے مسلمان جس عزت واکرام بھرے الفاظ سے حضرت اقدس باوانانک رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کرتے ہیں وہ بھی روز روشن کیطرح ظاہر وباہر ہیں۔ ہم تو سکھ صاحبان کی فراخدلی سے وہی اُمید رکھتے ہیں جسکا نمونہ آپ صاحبوں کے معزز بزرگوں اور حلیم مزاج گوروں سے ہمارے پہلے بھائی دیکھ چکے ہیں۔ شری گورو گرنتھ صاحب جی مہاراج صلح اور آشتی کی تعلیم سے لبریز ہے جس میں جلی حروف کے ساتھ یہ لکھا ہوا ہے۔ **ودسب کو میت ہم اپنا کینا ہم سبنا کے ساجن**" غرض پہلے ہمارے بھائیوں نے اُن بزرگوں کے اخلاق علوی کا نمونہ دیکھا اور اب ہم آپ صاحبوں کے اخلاق کا عمدہ نمونہ دیکھنے کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ ہمیں یہ قوی اُمید ہے کہ آپ وطنی بھائیوں کی باتوں پر نہیں جاؤ گے بلکہ اپنی خداداد فہم وفراست سے دوست ودشمن کو پہچانتے ہوئے۔ گوردوصاحبان کے اخلاق علوی کے نمونہ کو اختیار کروگے۔ جس سے ہمارے درمیان صلح کاری اور مدارات کا مادہ روز بروز ترقی کریگا۔ محبت اور اتفاق جس کے بغیر دینوی زندگی کا کچھ بھی لطف نہیں ہے روز بروز زیادت پذیر ہوگی۔ ہمیں سکھ صاحبان کے واجب الاحترام گوروؤں کی بزرگیوں اور عزتوں میں کچھ کلام نہیں اور ایسے آدمی کو ہم درحقیقت خبیث اور ناپاک سمجھتے ہیں۔ جو ان کی شان میں کوئی نالائق لفظ مُنہ پر لاوے یا توہین کا مرتکب ہو

تیرتھوں کی یاترا یا کانگریس کے درشن

مہاشہ دھرمپال اپنے پرچہ اندر میں تحریر فرماتے ہیں کہ لالہ منشی رام جی اپنے پرچہ ست دھرم پرچارک میں لکھتے ہیں۔ "سہنا مہاشے کے ساتھ سناتک ہرپرشچندر اور سناتک اندر چندر بھی بھارت درش کے چنے ہوئے نیتاؤں (لیڈروں) کے درشن کرنے نیشنل کانگریس میں گئے تھے" ہم نہیں جانتے کہ مہاتماؤں نے لڑکوں کو گروکل سے نکالنے کے ساتھ ہی نیشنل کانگریس کے لیڈروں سے انٹرویوس کروانا یا درشن کروانا۔ کیوں ضروری سمجھا اور انکو نیشنل کانگریس میں کیوں بھیجا؟ اگر بات یہاں پر ہی ختم ہوجاتی تو بھی شاید چنداں مضائقہ نہوتا۔ لیکن یہ دونوں سناتک

مہاشہ نیشنل کانگریس کے تمام اجلاس میں شامل ہوتے رہے اور ساتک اندر چندر نے نیشنل کانگریس کے متعلق پرچارک میں ۶۰ صفحہ کا مضمون لکھا ہے اس میں بعض مقامات پر ایسے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے جو آریہ سماج کی دھارمک پالیسی کو سخت نقصان پہنچانے کا موجب ہو سکتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ گرو کل کے ساتکوں کو گورو کل سے نکالنے کے ساتھ ہی نیشنل کانگریس میں پہنچنے اور ان کو کانگریس کے لیڈروں سے ملانے میں ہمارے مہاتماؤں نے آریہ سماج کی کونسی سیوا کی ہے۔ آریہ پرش تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ گرو کل کے "ساتک" ویدوں کے سنجیدہ مضامین اور دقیق مسائل پر روشنی ڈالینگے لیکن وہ کانگریس کے کریڈ کی پالیسی پر چھ چھ صفحہ کے مضامین لکھ کر یہ آواز اٹھا رہے ہیں کہ کانگریس کے کریڈ کو جو کہ اکسٹریمسٹ لوگوں کو کانگریس سے باہر رکھنے کے لئے تجویز کیا گیا ہے اسکو اڑا دینا چاہیئے کیونکہ ایسا کرنے کے بغیر کانگریس کی ہستی اور نیستی برابر ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ گرو کل کے ساتکوں کو بجائے آریہ سماج کی رکھشا اور ویدوں کے پرچار کے کانگریس کی رکھشا کی کیوں ضرورت ہو رہی ہے۔ (اندر)

حیرانی پر حیرانی - مذہبی آدمیوں کیلئے تو تیرتھوں کی یاترا کرنی چاہیئے تھی - کانگریس کی حمایت اور ورشن چہ معنی دارد ؟

میزینی اور گیر بالڈی ہماری لیے رہنما نہیں ہو سکتے

مہاشہ دھرمپال جی اپنے پرچہ انڈر نمبر ۲ کے صفحہ ۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ کلکتہ سے آئے ہوئے ایک آریہ سماجی پنڈت نے ہمیں بتلایا کہ گرو کل سے نکلے ہوئے ساتکوں نے کلکتہ میں جو پبلک لیکچر دیا اس میں بجائے رشیوں منیوں کے پرمان پیش کرنے کے انھوں نے میزینی اور گیر بالڈی کے پرمان پیش کئے۔ اگر یہ سچ ہے تو چنداں خوشی کی بات نہیں ہے کیونکہ میزینی اور گیر بالڈی بطور پولیٹیکل ریفارمروں کے ہمارے لئے کوئی آدرش پرش نہیں ہو سکتے۔ دوسرے آریہ سماج کے لیکچراروں اور خاصکر گرو کل سے نکلے ہوئے ویدیارتھیوں کے منہ سے بجائے رشیوں منیوں کے حوالے دینے کے گریبالڈی وغیرہ کے حوالہ دینا خواہ مخواہ گورنمنٹ کی نظر میں اپنی پوزیشن کو مشتبہ بنانا ہے گرو کل کانگڑی سے نیپولین بوناپارٹ کا جو جیون چرتر چھپا ہے۔ اس کے برخلاف ہمعصر آریہ مترا گرہ نے آواز اٹھائی تھی کہ وہ گرو کل سے نہیں نکلنا چاہیئے تھا لیکن کسی نے اسطرف توجہ نہیں کی۔ یہ تمام ایسی باتیں ہیں جو گو اس وقت روپیہ کمانے کا اچھا ڈھنگ ہیں۔ مگر آخرکار آریہ سماج اور گرو کل کے لئے بہت مہنگی پڑینگی۔ کیونکہ آریہ سماج اور گرو کل کا مقصد نیپولین کی خونخوار زندگی کے واقعات کا پرچار کرنا نہیں ہے۔ بلکہ پراچین رشیوں کی تعلیم کو پنرجیوت کرنا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ گرو کل کے کارکن ہماری بے لاگ اور کھلم کھلا لکھی ہوئی باتوں پر بجائے ناراض ہونیکے خاص دھیان دینگے۔ (اندر)

کیا باوا گوربخش سنگھ سکھوں کا گورو ہے

لائل گزٹ کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے لکھا ہے کہ باوا گوربخش سنگھ سکھوں کا گورو ہے یہ بات بالکل غلط ہے۔ باوا جی سکھوں کے بالکل گرو نہیں۔ سکھوں کے گرو سری گورو گرنتھ جی صاحب ہیں ہاں ایسے کئی صاحب ہیں جو بھولے ہوئے سکھوں سے ٹکے بٹورتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو گرو کہلاتے ہیں۔ اگر یہ بھی مان لیا جائے تو بھی باوا گوربخش سنگھ جی کے سکھوں کی تعداد بہت تھوڑی ہوگی۔ مانجھا۔ مالوہ اور دوآبہ میں جہاں لاکھوں سنگھ آباد ہیں باوا گوربخش سنگھ جی کا ان تینوں علاقہ میں ایک بھی سنگھ نہ ہوگا۔ ہاں پوٹھوہار میں کئی ایک لوگ ہیں جو ابھی تک گورو ڈم کے پیرو ہیں۔ لیکن اس چھوٹے سے علاقہ میں کئی گورو ہیں جن کی سکھی ہے۔ معلوم نہیں پھر کس طرح سے سول ملٹری گزٹ کو غلط خبر دی گئی ہے۔ کیا سرراہ سری دربار صاحب جو آجکل باوا جی کا یار مار ہے کہ سکتا ہے کہ باوا جی سکھوں کے گورو ہیں۔

جھنگ سیال کی منطق

مہاشہ دھرمپال نے اپنے پرچہ اندر میں یہ بات لکھی تھی کہ گرو کل کانگڑی میں طلباء اور ٹیچرز کے باہمی ناجائز تعلقات پائے جاتے ہیں گرو کل کو ان الزامات سے بری کرنے کے لیے جھنگ سیال کے بانکے ایڈیٹر یوں منطق کی ٹانگ توڑتے ہیں۔ "اس کتاب کی بنا پر گرو کل پر جو سنگین الزام لگائے گئے ہیں کہ گرو کل کے بعض ادھیاپک لڑکوں سے بدفعلی کے مرتکب ہوتے ہیں اور بعض لڑکے آپس میں برا بھلا کرتے ہیں۔ لیکن اگر ایسا ہو بھی تو گرو کل پر کیا الزام۔ کیا ڈی۔ اے وی کالج میں ایسے لڑکے اور استاد نہیں ملتے"۔

اب اس نرالی منطق کو پڑھ کر کیا کوئی ایڈیٹر جھنگ سیال کی عقل پر ہنسے یا روئے ؟

نیپولین بوناپارٹ اور گرو کل کے ناظم

ہم نے اس خبر کو نہایت ہی تاسف کے ساتھ پڑھا کہ ناظمان گرو کل کانگڑی کے زیر اہتمام نیپولین بوناپارٹ کی لائف ہندی بھاشا میں شائع ہوئی ہے چاہیئے تو یہ تھا کہ گرو کل کے ناظم سری کرشن جی مہاراج۔ پرہلاد وغیرہ دھارمک انسانوں کی سوانح سے اپنے مذہبی لٹریچر کو مزین کرتے۔ مگر بجائے اس کے نیپولین بوناپارٹ کی خونخوار سوانح عمری طلباء اور رہتاری وال پبلک کے سامنے پیش کیجاتی ہے۔ کہاں تو گرو کل کانگڑی کو سراپا مذہبی انسٹی ٹیوشن ہونیکا دعویٰ۔ اور کہاں ایک سراپا خونخوار پولیٹیکل آدمی کی زندگی کا مطالعہ بھلا گرو کل کے طلباء اور دیگر ہندی داں پبلک پر اسکا کیا اثر پڑیگا۔ ہم نہایت دردمندوں کے ساتھ گرو کل کے ناظم کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ نیپولین بوناپارٹ کی خونخوار لائف کو جس کا ہندی بھاشا میں ترجمہ کیا گیا ہے اسکی اشاعت کو فی الفور بند کر دیا جاوے اور بجائے اس کے سری کرشن جی مہاراج اور پرہلاد

KHILAFAT LIBRARY

بھگت اور پنجابی جیسے مہاپرش اور دھارمک انسان کی پاکیزہ زندگیوں کے واقعات کو ہندی داں پبلک کے پیش کر کے لوگوں کو دھرم کی اعلیٰ پدوی کا گیان دیا جاوے اُمید کہ ہماری یہ درخواست رائیگاں نہیں جائیگی۔

قانون شریعت اور رسم ورواج

حدیث شریف میں ہے عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔ متفق علیہ

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں مومن ہوتا کوئی تُم میں سے یہانتک کہ ہوں میں بہت پیارا طرف اس کی باپ اس کے سے اور اولاد اس کی سے اور سب آدمیوں سے متفق علیہ۔

نظام تمدن کا تمامتر دارومدار آباواجداد۔ اولاد واحفاد وخویش واقارب اور احباب واصحاب کی محبت و مودت پر مبنی ہے اور یہ محبت ہر ایک انسان کی سرشت میں مرکوز ہے۔ اس بنا پر ہر ایک شخص ایسی محبت کرنے پر مجبور ومعذور ہے۔ یہ محبت فطری وطبعی ہے لیکن جس محبت کا حدیث مرقومہ بالا میں مذکور ہے وہ محبت عقلی ہے۔ فرض کرو کہ والدین اولاد ودوست آشنا یا سوسائٹی اور برادری کا رسم ورواج کسی کام کے کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ لیکن وہ کام بموجب حکم خدا ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ناجائز وممنوع ہے پس ایسی حالت میں جو شخص رشتہ داروں اور دوستوں کی محبت کو بالائے طاق رکھ کر اور سوسائٹی اور برادری کے رسم ورواج کی پرواہ نہ کر کے حضور شارع علیہ السلام کے احکام کی تعمیل کرے۔ حقیقی معنوں میں وہ مومن ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کتنے ایسے مسلمان نکلینگے جو قانون شریعت کو رسم ورواج پر ترجیح دے سکتے ہیں۔ مرد تو اناث کو وراثت سے حصہ نہیں دیا جاتا۔ کیوں خاندانی رواج نہیں۔ شادی مرگ کی فضول اور لایعنی رسوم پر پانی کیطرح روپیہ بہایا جاتا ہے۔ کیوں اس کے خلاف کرنے سے برادری میں ناک کٹتی ہے۔ اس طرح کی بیسیوں مثالیں دی جاسکتی ہیں کہ قانون شریعت کے آسان سے آسان اوامر ونواہی سے تجاوز کیا جاتا ہے اور رسم ورواج کے مشکل سے مشکل امور سے انحراف نہیں کیا جاتا۔ یہ بات عام ہے کہ لوگ خدا ورسول کے احکام کی پابندی سے تغافل کرتے ہیں اور سوسائٹی کے رسم ورواج کی بجاآوری میں سرمو فرق نہیں کرتے۔ دیکھو حکیم سنائی اس سے کیا نصیحت کا پہلو پیدا کرتے ہیں ؎

ترا یزداں ہمے گوید کہ در دنیا مخور بادہ
ترا ترسا ہمے گوید کہ در صفرا مخور حلوہ
زبہر دیں تو ننگ داری حرام از حومت یزداں
ولیک از بہر تن مانی حلال از گفتۂ ترسا

خدا نے شراب کو قطعی حرام فرمایا ہے۔ عیسائی ڈاکٹر کہتا ہے کہ صفرا میں حلوا کھانے سے محتاط رہنا چاہیئے دیکھو ڈاکٹر کے کہنے سے ایک حلال چیز جسم کی حفاظت کے واسطے ترک کیجاتی ہے۔ لیکن خدا کے حکم سے شراب جو قطعی حرام ہے اور مخرب اخلاق اور مضر صحت بھی ہے اس سے اجتناب نہیں کیا جاتا۔

جہانتک ہم غور کرتے ہیں ہمیں مسلمانوں کے تنزل وادبار۔ اور اوج عزت سے قعر ذلت میں گرنے کی وجہ موجہ یہی نظر آتی ہے کہ اُنھوں نے قانون شریعت کو پس پشت پھینکدیا ہے۔ اور سوسائٹی اور برادری کے رسم ورواج کو جو اسلام اور دین فطرت کے مخالف ہیں دین وایمان سمجھ رکھا ہے پس مسلمانوں کے سدھرنے اور پنپنے کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ وہ اسلام کی پیروی کریں۔ پھر دیکھو گے کہ تمام دلدر اور نحوستیں آپ سے آپ دور ہوجاتی ہیں۔ والسلام علی من اتبع الھدی

(نور الدین از گوجرانوالہ)

KHILAFAT LIBRARY

افغانستان

پشاور سے ایک نامہ نگار اطلاع دیتے ہیں کہ جناب حضرت معصوم صاحب ساکن چہار باغ بفضلہ بالکل صحیح وسالم چہار باغ میں تشریف رکھتے ہیں۔ اور ہر طرح تندرست اور توانا ہیں۔ اُن کی وفات کے متعلق جو خبر مشہور ہوگئی تھی وہ محض غلط اور بے بنیاد تھی۔ البتہ حضرت قیوم جان صاحب جو مقیم کابل تھے وہ فوت ہوگئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے لوگوں کو غلط فہمی ہوئی۔ حضرت معصوم صاحب خدا اُن کو سلامت رکھے۔ نہایت ہی پاک طینت اور نیک نہاد بزرگ ہیں۔ ہندوستان اور افغانستان کے بہت لوگ اُن کے مرید ہیں۔ ۱۳۲۹ھ میں آپ نے حج بھی کیا۔ اور بیت اللہ شریف سے آتے ہوئے بمبئی سورت۔ جیپور۔ اجمیر شریف اور سرہند شریف ہوتے ہوئے پشاور پہنچے اور اُن مقامات میں بہت سے لوگوں نے اُن کی بیعت کی۔

اعلیحضرت جناب امیر صاحب والئی افغانستان اور حضرت نائب السلطنت صاحب ودیگر ممبران خاندان حضرت معصوم صاحب کے عقید تمندوں میں سے ہیں۔ اعلیحضرت کو حضرت معصوم صاحب سے اسقدر عقیدت ہے کہ جب موسم سرما میں آپ جلال آباد تشریف لاتے ہیں تو حضرت معصوم صاحب کی ملاقات کے لئے چہار باغ ضرور تشریف لے جایا کرتے ہیں۔ جلال آباد سے چہار باغ تک اعلیحضرت نے آپ کے مریدوں اور عقید تمندوں کی سہولت کے لئے اپنے خرچ سے سڑک بنوادی ہے۔ جس سے آنے جانے والوں کو آرام ہے۔

جناب مرزا غلام حیدر خانصاحب سررشتہ دار ڈاکخانہ اسلامیہ دولت خداداد افغانستان جو وسط دسمبر میں اعلیحضرت جناب امیر صاحب کے سلام کے لئے جلال آباد تشریف لے گئے تھے ۱۲۔ جنوری کو مع الخیر پشاور واپس پہنچگئے۔ مرزا صاحب کے استقبال کے لئے بہت سے معززین پشاور جن میں ہندو صاحب بھی شامل تھے جمرود

KHILAFAT LIBRARY

پہنچے۔ ہوئے تھے اُس روز جمرود میں ایک غیر معمولی رونق تھی۔ جنگل میں منگل کا سماں تھا۔ ۱۲ بجے مرزا صاحب جمرود پہنچے۔ تھوڑی دیر وہاں آرام کیا۔ اسحاب میں میوہ جات اور مٹھائی تقسیم ہوئی چائے پلائی گئی۔ اور اس کام سے فارغ ہوکر مرزا صاحب کی معہ چند دیگر معززین عکسی تصویر لی گئی۔ اور بعدہ مرزا صاحب بخیریت پشاور اپنے مکان پر پہنچے جہاں دو روز تک مرزا صاحب کے دوستوں کی آمد رفت لگی رہی۔ اعلیحضرت نے آئندہ کے لئے مرزا صاحب کو اختیار دیا ہے کہ مرزا صاحب ہر سال اعلیحضرت کے سلام کے لئے کابل آیا کریں اور کابل سے اعلیحضرت کے ہمراہ جلال آباد آن کر بعد سلام مرخص پشاور ہوا کریں۔ اور اس سفر میں عرصہ ایک ماہ سے زیادہ نہ خرچ ہوتا کہ مرزا صاحب کی عدم موجودگی میں پشاور کا کام بھی حرج نہ ہو اور نیز حضرت نے مرزا صاحب کو کہا کہ اس سفر کے لئے ہمارے کسی فرمان یا اجازت کا انتظار نہ کیا جائے جناب امیر صاحب مرزا غلام حیدر خاں کے کام سے نہایت مطمئن اور خوش ہیں۔ پشاور سے جو مال سرکاری کابل جانیوالا تھا اُس کے لئے کافی سامان باربرداری از قسم اشتریا بو۔ گاؤ۔ گاڑی وغیرہ مرزا غلام حیدر خاں صاحب جلال آباد سے اپنے ساتھ لائے ہیں۔

ایک خیالی پلاؤ پکانیوالے دوست کی جدائی

نقریباً تین ماہ کا عرصہ ہوا کہ لالہ بھورام جی بی اے وکیل اور منتری آریہ سماج بٹالہ اور ایڈیٹر لوہ امرتسر سے اکٹھے ہی بٹالہ سٹیشن پر جانے کے لئے ایک ہی خانہ میں سوار ہوئے راستہ میں لالہ صاحب یوں ایڈیٹر لوہ سے مخاطب ہوئے

"تم کہاں جاؤ گے"

میں۔ قادیان۔ لالہ صاحب۔ کیا اب بھی قادیان لوگ جاتے ہیں۔ میں۔ ہاں پہلے سے بھی زیادہ جاتے ہیں۔ بفضل خدا دن دُگنی رات چوگنی ترقی ہے

لالہ صاحب جب سے مسلمان ہندوستان میں آئے اُنھوں نے ہماری تہذیب کا ستیاناش کر دیا۔

میں واہ لالہ جی ذرا آشکارا تو کیجئے کونسی تہذیب کورو پانڈو والی تہذیب پانچ خاوند اور ایک بیوی یا سوامی دیانند جی مہاراج والی تہذیب۔ لنگوٹی کے سوا دوسرا کپڑا بدن پر نہ رکھنا وغیرہ وغیرہ اُمید کہ آپ از راہ کرم نہایت نرمی سے جواب دینگے پھر کیا تھا لالہ صاحب کے غصہ کا تھرمامیٹر ۱۱۰ ڈگری تک پہنچگیا۔ اور ہم پر حملہ کرنے کے لئے لپکے یہ حالت دیکھ کر دو تین شریف آدمیوں نے اُٹھ کر بیچ بچاؤ کر دیا۔ مگر پھر بھی لالہ صاحب شانت نہ ہوئے۔ غصہ میں آکر کہنے لگے کہ وہ وقت عنقریب آنیوالا ہے جبکہ ہمارے کل غیر اقوام چلی جائینگی اور ہندوستان پر آریوں کا راج ہوگا۔ میں ہاں جو کہئے سو لالہ جی وہ وقت چلے گئے جب خلیل خاں کوٹھے پر چڑھ کر فاختہ اُڑایا کرتے تھے۔ تپسر لالہ جی اور بھی غصہ سے سرخ ہوگئے۔ خیر اب وہ اس جہاں سے

تعلیم المہدی

کشتی نوح ایک ایسی کتاب ہے جس میں حضرت اقدس نے بہت اعلیٰ و لاجواب نصائح اور اپنے دعاوی کے ثبوت بالدلائل ارقام فرمائے ہیں اس کا انتخاب خاص ترتیب اور عنوانوں کے ساتھ محمد یمین سہارنپوری مہتمم کتبخانہ حضرت اقدس قادیان نے عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپوا کر شائع کیا ہے۔ ایسا رسالہ ہر احمدی کے پاس موجود رہنا چاہئے اور غیر احمدیوں میں تبلیغ کے واسطے بھی نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱/ رجم ۳۲ صفحے

سنو صاحب کسی لفظی و بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں

اکسیر چشم جو امراض ذیل کے لئے سریع الاثر اور نہایت موثر دوائی ہے۔ اگر ایک ہفتہ کے استعمال سے دھند غبار شبکوری آنکھ سے پانی جانا کام یا مطالعہ کیوقت نظر گھبرانی ضعف بصارت کو کچھ بھی فائدہ نہو تو قیمت واپس دونگا۔ فی شیشی ۱۲ر علاوہ محصول وغیرہ

المشتہر۔ ایچ۔ ایم محمد سلطان چوک فرید امرتسر

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

یہاں ہر قسم کے عطریات گلاب۔ کیوڑہ موتیا چنبیلی۔ حنا ہر بادی وغیرہ فیتولہ ۸ر سے لیکر ۱۰ر تک اور تیل بالوں کا چنبیلی حنا وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے لیکر للعہ ۱۰ر تک اور ہر قسم کے عطردان اور ہر قسم کی شیشیاں گلقند۔ قوام تمباکو خوردنی خمیرہ خوشبودار وغیرہ لوازمات ازروے بازار نرخ ترمیم ہوتا رہتا ہے جو صاحب طلب فرمائیں۔ اجازت دینے یا پیشگی قیمت خصوصاً ریلوے پارسل کیلئے کچھ نقد ضرور آنا چاہئے۔

المشتہر

کارخانہ راحت روح۔ عطریات قنوج

محمد عبداللہ و سعداللہ احمدی سے مل سکتا ہے

سوتونکو جگانیوالا اصلی الارم وار ٹائم پیس اصلی بی مارکہ

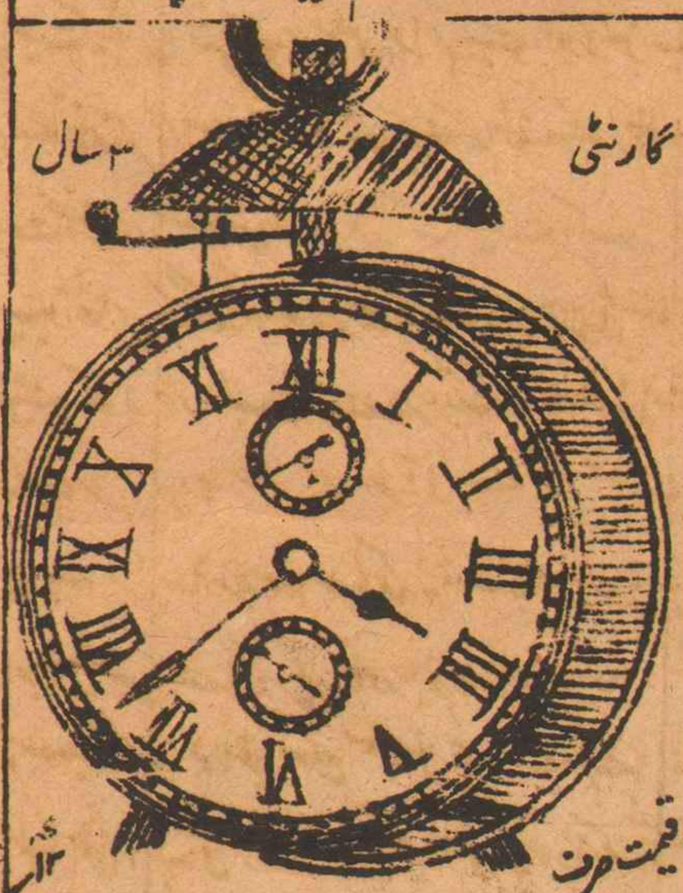

قیمت صرف ۱۲ر

اصلی رائل سکوئیر پیٹنٹ لیور واچ قیمت صرف ۸ر گارنٹی چار سال چھ گھڑی کے خریدار کو ایک مفت

یہ سوتونکو جگانیوالا اصلی الارم وار ٹائم پیس پال کا لیور ہے اور بہکا الارم کٹوری تیز آواز پر نہایت زور سے بجتا ہے اور ٹائم ٹھیک درست بتاتا ہے اور سکنڈ والی سوئی بھی ہمراہ شامل ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر عہ گارنٹی ۳ سال بغیر الارم قیمت ۱۰ر عہ۔ نوٹ آرڈر کیوقت حوالہ اخبار ضرور دیں اور اپنا پتہ خوشخط لکھیں۔ فہرست کارخانہ مفت

پتہ ملنے کا:۔ مینجر اگروال اینڈ کمپنی بہلوال جے ڈی ریلوے

قبر میں سے مردہ زندہ ہو گیا

جناب حکیم۔ ڈاکٹر صاحب تسلیم مزاج شریف میں عرصہ ۷ سال سے ناشائستہ حرکات کے سبب اپنی قوت مردانگی کو ضائع کر کے نامرد ہو گیا تھا اور نامردی و سستی جلق وغیرہ کے باعث خودکشی کرنیکو اچھا اور زندہ درگور ہونیکو غنیمت سمجھتا تھا حکیموں اور ڈاکٹروں کی ادویات منگوا کر استعمال کیں مگر سوائے روپیہ برباد کرنیکے اور کچھ فائدہ نہوتا تھا آخر اکیدن اخبار کا مطالعہ کرتے ہوئے آپکا اشتہار پڑھ کر آپکی اکسیر باہ مردہ کو زندہ کرنیوالی شیشی منگوا کر استعمال کی میں ایمانا تحریر کرتا ہوں کہ ایک ہفتہ کے استعمال سے میرے تمام امراض نامردی سستی جریان احتلام رقت منی۔ کمی ضعف دماغ۔ ضعف جگر ضعف مثانہ ضعف اعصاب وغیرہ بالکل دور ہو گئیں جو لوگ میری طرح مندرجہ امراض میں مبتلا ہوں اور کسی دوائی سے انکو فائدہ نہوتا ہو تو پھر بھی وہ حکیم صاحب سے اکسیر باہ طلب کر کے استعمال کریں۔ اگر کسی صاحب کو پرہیز و استعمال سے فائدہ نہو تو حکیم صاحب مبلغ ۵۰ عہ حرجانہ دیتے ہیں "اکسیر باہ ایک بکس میں ہے جسمیں ۴۰ گولیاں اور شیشی طلا کی ہے۔ اکسیر باہ مندرجہ امراض کی شرطیہ دوائی ہے۔ آپکا نیازمند بانکا رائے ضلع امرتسر مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں قیمت اکسیر باہ مبلغ ۵ لیکن ۲۰۔ فروری ۱۹۱۲ء تک بجائے ۵ کے ۴ روپیہ ہے رعائتی۔ بھولنہ صاحب کا حضاب قیمت فی بکس سہ محصول ڈاک ۴ر کے ٹکٹ آنے پر بمونہ حضاب مفت ارسال کیا جاتا ہے حکیم ڈاکٹر جے۔ ایس۔ آئی بھولنہ مقام ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

نرالی شان اپنی طرز!!! نرالی آن!!!

جیبی مترجم۔ حمائل شریف

(۱) طول پانچ انچ۔ عرض ۳ انچ (۲) نصف صفحہ عربی نصف ترجمہ (۳) پہلے فہرست اخیر میں لغات القرآن بطور فرہنگ (۴) عربی اور ترجمہ میں آیات کے نمبر سورۃ وار دیئے گئے ہیں۔ (۵) لکھائی چھپائی اور کاغذ پاکیزہ اس طرز کی حمائل شریف اب تک طبع نہیں ہوئی اصلی مجلد عہ رعائتی عہ ر پارہ اول مترجم سہ تراجم انگریزی۔ اردو۔ فارسی ۱۲ پنج گنج الٰہی قرآن شریف کی آخری ۵ سورتوں کی تفسیر ۲ر

جیبی مترجم اوراد عشرہ

(۱) قرآنی دعائیں (۲) اوراد فتحیہ (۳) دعاء مغنی (۴) درود شریف کبریت احمر (۶) قصیدہ بردہ (۷) قصیدہ غوثیہ (۸) دعاء گنج العرش (۹) بزرگان دین کی عربی دعائیں (۱۰) متفرق دعائیں قیمت اصلی عہ رعائتی ۸ر (۱۱) مجلد پختہ قیمت ۱ر

المشتہر میاں فیض علی مالک و مہتمم پنجاب پریس شہر سیالکوٹ

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا چھبیس سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آ گئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں اس میں چند فائدے لاجواب ہیں یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے۔ اس لئے اس کے چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی ہے۔ اور تلی کو گراتی ہے۔ قیمت شیشی کلاں ۱۴ر محصول ۱۶ر دو شیشی تک ۸ر قیمت شیشی خورد ۸ر محصول ڈاک ۵ر دو شیشی تک ۱۶ر

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ کے لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ کے لگانے سے یکدم اچھا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۴ر محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۶ ڈبیہ تک ۵ر اور بارہ ڈبیہ تک ۶ر

KHILAFAT LIBRARY

کھانسی کی دوا

یہ دوا چاہے کیسی کھانسی وکف کی بیماری ہو اس کو آرام کرتی ہے۔ اس میں یہ فوائد ہیں۔ (۱) سردی کو بچانا۔ (۲) کھانسی کو دبانا (۳) کف کو پتلا کرنا (۴) کف کو نکالنا (۵) سوکھا کھانسی کو روکنا قیمت بڑی شیشی ۳۲ خوراک قیمت ایک روپیہ (عہ) پیکنگ و محصول ڈاک ۶ر۔ چھوٹی شیشی سولہ خوراک قیمت ۸ر پیکنگ و محصول ڈاک ۵ر

اس دوا پر مہاراجہ صاحب کی رائے

مہاراجہ دل کیجن سنگھ دیو بہادر فینوڈ بڑی چیف پٹنہ اسسٹنٹ بولانگیر ضلع سمبھل پور سے لکھتے ہیں۔ جنابمن آپ کی روانہ کردہ کھانسی کی دوا کے لئے مشکور ہوں۔ اس دوا سے ہماری کھانسی بالکل دفع ہو گئی۔ مجھے صرف ۷ خوراک سے زیادہ پینے کی درکار نہوئی۔ کھانسی مجھے بہت دنوں سے تکلیف دے رہی تھی اسوجہ سے دوبارہ آپکا شکریہ کرتا ہوں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

اصلی میرا اور میرے کا سرمہ

اصلی میرے اور میرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھنجالا۔ پچھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی ابتدائی موتیابند وغیرہ امراض چشم کیلئے مفید ہے

قیمت سرمہ قسم اول فیتولہ عہ قسم دوم عہ ر

اصل میرا جس کی اصلی قیمت عہ روپیہ ہے۔ فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعائتی قیمت صرف تین روپیہ تولہ کر دی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔

سست سلاجیت

(محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے) مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشہی طعام قاطع بلغم دریاح دافع بواسیر وجذام واستسقا وزردی ورنگ وتنگی نفس ودق شیخوخیت وفساد بلغم وقاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ ومثانہ وسلسل بول وسیلان منی۔ دیبوست ودرد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت دو تولہ ایک روپیہ

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں۔ مشہدی اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید ماشی۔ ریشمی اور سوتی۔ ٹسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں اور ہر قسم کی اور ہر قیمت کی مل سکتی ہیں

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

اہل اسلام کے فائدہ کی بات

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ ہندوستان کے اہل اسلام کے لئے

KHILAFAT LIBRARY

مسلم یونیورسٹی

بہ لحاظ تعلیم چند سالوں میں نہایت ہی مفید ثابت ہو گی

نیشنل انشورنس اینڈ بنکنگ کمپنی لمیٹڈ امرتسر

اس وقت بھی ہزاروں معزز سفید پوش اہل اسلام کو بر موقعہ شادی و موت چند روپیہ کے بدلے سینکڑوں روپیہ کی امداد دیکر مفید ثابت ہو رہی ہے

تعداد ممبران پچاس ہزار سرمایہ دس لاکھ روپیہ

شادی فنڈ کے تین درجہ ۳-۲-۱ روپیہ ماہواری چندہ - میعاد ممبری ۱۸۰ ون

موت فنڈ کے بھی تین درجہ ۲- روپیہ- ایک روپیہ- ۸ سال سے ۶۵ سال تک کے مرد و عورت بلا امتحان ڈاکٹری شامل ہو سکتے ہیں -

علاوہ اس کے

بیمہ جان کے لئے کمپنی ہذا سارے ہندوستان میں نہایت ہی سستی - اعلیٰ و معتبر ثابت ہو چکی ہے -

اس کمپنی کی اس وقت بیس سے زیادہ شاخہائے و سینکڑوں ایجنٹ کام کر رہے ہیں - یہاں ایجنٹوں کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے -

روپیہ کمانے کی شرائط برائے ایجنٹان پراسپکٹس و فارم ہائے درخواست مفت

آج ہی درخواست کریں

المشتہر

پرشوتم لال - راجپال بی - اے - چیف مینجر امرتسر

غور سے پڑھو

اپنے شہنشاہ کی آمد کی خوشی میں بارہ ہزار روپیہ مفت بطور انعام تقسیم ہوگا

تفصیل انعامات اول انعام چار ہزار روپیہ۔ دوم انعام دو ہزار روپیہ۔ سوم انعام ایکہزار روپیہ۔ چہارم انعام پانسو روپیہ۔ دس انعام فی انعام ایکسو روپیہ پچیس انعام فی انعام دس روپیہ پچاس انعام فی انعام پانچ روپیہ۔ سو انعام فی انعام دو روپیہ۔ پچاس انعام فی انعام ایک روپیہ۔ پانچ انعام فی انعام ایک بالکل عمدہ مضبوط دس انعام فی انعام ایک ہارمونیم باجہ نہایت عمدہ۔ دس انعام فی انعام ایک گراموفون باجہ مضبوط معہ ایک درجن ریکارڈ پچاس انعام فی انعام ایک رسٹ واچ چاندی کی۔ ایک خاص انعام پانچسو روپیہ خاص انعام پانے کا وہ شخص مستحق ہوگا جو ہماری ادویات ایک مقام پر ایک نام سے یا مختلف ناموں سے سب سے زیادہ خرید کریگا۔

انعام پانے کی شرائط اور تاریخ وطریقہ تقسیم انعام

ہم اپنی مجرب ادویات سے (جو ہمارے تجربہ میں برسوں سے مفید ثابت ہوچکی ہیں) ہر شخص کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے مندرجہ ذیل چار دواؤں میں سے ہر ایک دوا کے خریدار کو ایک ٹکٹ انعام دوا کے ساتھ مفت بھیجدیونگے۔ اُن ٹکٹ انعام پر ہمارے رجسٹر کا نمبر ہوگا اور مندرجہ بالا انعام ایک معزز اصحاب کی کمیٹی کے روبرو اُنھیں نمبران پر برآمد کیا جاویگا۔ جس نمبر پر جو انعام برآمد ہوگا وہ تاریخ برآمد ہونے سے ایک ہفتہ کے اندر یا بندہ کے پاس نقد کی صورت میں بعد منہا کمیشن بذریعہ منی آرڈر اور جنس کیصورت میں بذریعہ پارسل یا بلٹی بھیجدیا جاویگا۔ اور تقسیم انعام کی کمیٹی ۳۱ مئی سنہ ۱۹۱۲ء کو منعقد ہوگی اور برابر کام کرتی رہیگی جبوقت تک کام ختم نہ ہوجاوے۔

KHILAFAT LIBRARY

تفصیل ادویات جن کی بابت ٹکٹ انعام دیا جاویگا

نمبر ۱ محافظ چشم یہ دوا بطور سرمہ کے ہے جس کے استعمال سے آنکھوں کے جملہ امراض دور ہوجاتے ہیں۔ اور آنکھوں کی روشنی بڑھانے میں لاثانی ہے۔ کچھ عرصہ بعد عینک لگانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت فی شیشی ایکروپیہ

نمبر ۲ محافظ معدہ یہ دوا معدہ کے امراض کی خرابی کو حکماً دور کرتی ہے۔ اور جن لوگوں کو بدہضمی و کمی بھوک کی شکایت ہو وہ اس دوا سے ضرور فائدہ اٹھائیں قیمت فی شیشی ایکروپیہ عہ

نمبر ۳۔ محافظ دندان ۔ یہ دوا دانتوں کے متعلق جملہ قسم کے امراض کو دور کرکے اُنکو مضبوط بناتی ہے اور کچھ عرصہ کے روزانہ استعمال سے دانتوں کے متعلق جملہ شکایات دور ہوجاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایکروپیہ۔

نمبر چہارم محافظ۔ زندگی ۔ یہ دوا جریان وسرعت انزال وکمزوری کے لئے جادو کا اثر رکھتی ہے۔ زیادہ تعریف خلاف تہذیب ہے۔ قیمت فی شیشی ایکروپیہ

نوٹ (۱) ہر صورت میں محصول ڈاک وپیکنگ بذمہ خریدار ہوگا۔ خط وکتابت کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ڈاک آنا چاہیے۔

نوٹ (۲) خریدار صاحبان اپنا پتہ مفصل تحریر فرمادیں اور پوسٹ آفس واسٹیشن ریل کا نام ضرور تحریر کریں۔ تاکہ بروقت تقسیم انعام دقت نہو

نوٹ ضروری یہ انعام ہم اپنے منافع میں سے پچیس ہزار خریداران کی تعداد پوری ہوجانے پر بلالحاظ اختتام میعاد تقسیم دینگے۔ خریدار صاحبان جلد اپنی ضرورت کے موافق دوا طلب کریں۔ ورنہ بعد پوری ہوجانے تعداد کے ہم دوا بھیجنے کے ذمہ دار نہونگے۔ جن صاحبان کو دوا کی ضرورت نہو وہ صرف انعام کی خاطر ہم سے دوا طلب نہ کریں۔ تقسیم انعام کا نتیجہ طبع شدہ خریدار صاحبان کے پاس مفت بھیجا جاویگا۔ خریدار صاحبان اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

خاص التماس ہماری دوائیں مجرب اور زود اثر ہیں۔ زیادہ تعریف کو فضول سمجھ کر نظر انداز کیا گیا ہے۔ خریدار صاحبان کے اطمینان کے لئے ہم یہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ اگر ہماری دوائیں ہماری تحریر کے موافق ثابت نہوں تو ہم صرف خریدار صاحبان کی حلفیہ تحریر پر قیمت دوا واپس کرنے کو طیار ہیں۔

المشتہر کے۔ بی۔ اینڈ کو مقام نجیب آباد۔ ضلع بجنور۔ یوپی